تیسرا ایڈیشن

مشہور حمد ونعت اور نظم وترانہ کا بہترین گلدستہ

نغماتِ دلکش

مرتب

مولانا ومفتی رضوان نسیم قاسمی

استاذ فقہ وافتاء معہد الدراسات العلیا پھلواری شریف پٹنہ

ناشر

مکتبہ دارارقم نیپال

فیض پور عرف گھیورا ضلع روتہٹ، نیپال

Mob. 8986305186 (Indian)
9809191037 (Nepali)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تیسرا ایڈیشن

مشہور حمد و نعت اور نظم و ترانہ کا بہترین تحفہ

نغماتِ دلکش

مرتب

مولانا و مفتی رضوان نسیم قاسمی

استاذ فقہ و افتا معہد الدراسات العلیا پھلواری شریف پٹنہ

ناشر

مکتبہ دار الرقم نیپال

فیض پور عرف گھیورا ضلع روتہٹ، نیپال

Mob. 8986305186 (Indian)
9809191037 (Nepali)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

© جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

تفصیلات

نام کتاب ــــــــــ نغمات دلکش

مرتب ــــــــــ مولانا ومفتی رضوان نسیم قاسمی

استاذ فقہ وافتاء ــــــــــ معہد الدراسات العلیا، ہارون نگر سیکٹر۔۱، پھلواری شریف پٹنہ

رابطہ نمبر ــــــــــ انڈین نمبر 8986305186 ،نیپالی نمبر 9809191037

صفحات ــــــــــ ۶۴

تاریخ اشاعت ــــــــــ جمادی الاولی ۱۴۴۵ ہجری، نومبر ۲۰۲۳ عیسوی

ناشر ــــــــــ مکتبہ دارارقم، فیض پور، روتہٹ نیپال

ملنے کے پتے

کتاب کے لئے درج ذیل نمبر پر واٹس ایپ میسیج کریں

انڈین نمبر: 8986305186

نیپالی نمبر: 9809191037

فہرست مضامین

پہلا باب: دلکش حمد و مناجات

میرا غفلت میں ڈوبا دل بدل دے . ۷

اپنے مالک کا میں نام لیکر بزم ۸

بس میرے دل میں تیری محبت رہے . ۸

یا اللہ یا رحمٰن یا کریم و یا رحیم ۹

حسبی ربی جل اللہ مافی قلبی غیر اللہ .. ۱۰

اے رب ذوالجلال!............... ۱۱

وہ میرا خدا میرا خدا میرا خدا ہے ۱۲

لا الہ الا اللہ! لا الہ الا اللہ!.......... ۱۴

ادراک سے پرے ہیں یا رب مقام .. ۱۵

دوسرا باب: دلکش نعتیں

جن کی تعریف خود رب کعبہ کرے .. ۱۶

وہ نور ہدی نور ہدی نور ہدی ہے ۱۷

جدھر دیکھتے ہیں ادھر خوب صورت . ۱۹

نبوت ناز کرتی ہے رسالت ناز...... ۲۰

اندھیروں سے کہدو پہنچ جاؤں گا میں ۲۱

تمنا ہے دل کی چلا جاؤں طیبہ ۲۱

میری الفت مدینے سے یوں ہی ... ۲۲

کاغذ پہ بناتا ہوں تصویر مدینے کی .. ۲۲

آئے جب مصطفیٰ آمنے سامنے.... ۲۳

بن دیکھے محمد پر قربان زمانہ ہے..... ۲۳

وہ میرا نبی میرا نبی میرا نبی ہے ۲۴

چاند دو ٹکڑے کیا سورج کو بھی...... ۲۵

نام اتنا سہانا کسی کا نہیں ۲۶

مدینے کو جائیں یہ جی چاہتا ہے ۲۶

ہم آقا کے ماننے والے ہیں ہم ۲۷

آپ جب نبوت کا معجزہ دکھاتے .. ۲۷

السلام السلام السلام (انس یونس)..... ۲۸

ہے نظر میں جمال حبیب خدا....... ۲۹

زباں معطر ہے دل منور طبیعتوں ۳۰

کیا پیام لائی ہے اے صبا ۳۰

موت بھی اچھی وہاں کی زندگی ۳۱

جب اپنے دل کو میں نے دیوانہ ... ۳۱

اے کاش مدینے جانے کا کچھ ۳۲

خدا نے کیا بنائی نوری صورت ۳۲

جو پہنے ہوئے عرش پہ نعلین گیا ہے .. ۳۳

اے رسول امیں! تجھ سا کوئی نہیں .. ۳۴

وہ شہر محبت جہاں مصطفیٰ ہیں........ ۳۵

سرور کون و مکاں کی سروری بھی ۳۶

ہرا گنبد جو دیکھو گے زمانہ.......... ۳۷

سب کی آنکھوں کا تارا مدینے ۳۸
میری آنکھیں ترستی ہیں یارب ۳۹
دنیا سے مصطفیٰ نے ظلمت مٹا دیئے . ۳۹
وہ جو عشق محمد کی شمع اپنے دل میں ... ۴۰
میں نے صل علی لکھ دیا ہے......... ۴۱
ہر جگہ پر گونجتا ہے ترانہ نبی کا........ ۴۲
وضو کی طہارت نہ ہرگز مٹے گی ۴۲
نہ ایسی زلفیں نہ ایسا چہرہ ۴۳
تمہارے رخ پہ جمی ہے آنکھیں ... ۴۳
شہر مدینہ یاد آیا ہے وہ بھی اتنی رات ۴۴
شان امی حضرت عائشہ........... ۴۴

تیسرا باب: دلکش نظمیں

اب تک ہے آباد یہ ہندستان ۴۶
میرا دل تڑپ رہا ہے میرا.......... ۴۷
آنسو بھی ہمارے ہیں دامن بھی ... ۴۸
پیاری پیاری سی یہ چاندسی بیٹیاں .. ۴۸
ماں باپ بڑے انمول ہیں........ ۴۹
فرش مخمل پہ اے سونے والوں ۵۰
دنیا جس کو ماں کہتی ہے ذات بڑی . ۵۱
پیاری ماں مجھ کو تیری دعا چاہئے ... ۵۲
نوری محفل پہ چادر تنی نور کی ۵۳
سارے جہاں سے اچھا........... ۵۴
لگا کر اپنے سینے سے کہا یوں ماں ... ۵۵

چوتھا باب: دلکش ترانے ومتفرقات

یارب دل مسلم کو وہ زندہ ۵۷
رب کونین میرے دل کی دعائیں.. ۵۸
میں ایک چھوٹی سی بچی ہوں....... ۵۹
میرا جینا میرا مرنا الٰہی تیری........ ۶۰
لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا...... ۶۱
جہاں علماء حق ہوں گے ۶۱
محبت کے سجدے ۶۲
دعاء کی درخواست ۶۴

انتساب

کائنات کی اس عظیم ہستی کے نام؛

جن کے لئے یہ بزم ہستی سجائی گئی، جن کے سر اقدس پر ختم نبوت کا تاج رکھا گیا، جنہیں سید الاولین والآخرین کے لقب سے نوازا گیا، جنہیں شافعِ محشر کا اعزاز عطا کیا گیا، جن کو ساقیِ کوثر کے منصب عظیم سے سرفراز کیا گیا، جن کو معراج کی رات سارے نبیوں کی امامت کا شرَف حاصل ہوا، جن کی امت کو دنیا کی بہترین امت قرار دیا گیا، جن کے نام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ ہر جگہ ذکر کیا، جن کی شان میں حضرت حسان بن ثابت نے کہا:

وَأحْسَنَ مِنْکَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِی   وَأجْمَلَ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّساءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّءً امِنْ کُلِّ عَيْبٍ   کَأنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَما تَشاءُ

میری آنکھوں نے آپ ﷺ سے زیادہ حسین آدمی نہیں دیکھا، کسی عورت نے آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت بچہ نہیں جنا، آپ ﷺ تمام عیبوں سے اس طرح پاک وصاف پیدا کئے گئے ہیں، گویا کہ آپ اپنی چاہت کے مطابق پیدا کئے گئے ہیں۔

مقدمہ

حمد اور نعت کے لغوی معنی "کسی کی خوبی وتعریف بیان کرنے کے آتے ہیں" اور اصطلاح میں اللہ تعالی کی تعریف بیان کرنے کو حمد اور نبی اکرم ﷺ کی شان اقدس میں تعریفی کلمات ادا کرنے اور ان کے اوصاف جلیلہ وخصائل حمیدہ کو بیان کرنے کو نعت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔حمد اور نعت؛ نظم ونثر دونوں اقسامِ ادب میں بولے اور لکھے جاتے ہیں لیکن ان کا زیادہ تر استعمال صرف ان منظوم کلاموں کے لئے ہوتا ہے جن میں اللہ تعالی یا نبی اکرم ﷺ کی تعریف بیان کی جائے۔حضرت حسان بن ثابت سے لیکر اکابر دیوبند اور عصر حاضر کے نامور شعراء تک ہر دور میں نعت خوانوں کی ایک اچھی خاصی تعداد موجود رہی ہے جنھوں نے نبی اکرم ﷺ کے حسن وجمال، اخلاق واطوار، فضائل ومناقب، معجزات وفرمودات اور آپ ﷺ کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ کر کے اپنے کلام کو زینت بخشی ہے، اسی کے پیش نظر ایک عرصہ سے میری بھی یہ خواہش تھی کہ مدارس کے طلبہ وطالبات کے لئے ایک ایسی کتاب لکھی جائے جو حمد ونعت کا مجموعہ اور نظم وترانہ کا گلدستہ ہو، چنانچہ اسی خواہش کو عملی جامہ پہناتے ہوئے بندہ نے زیر نظر کتاب ترتیب دی ہے جو نامور شعراء کے مشہور ومعروف منظوم کلام کا بہترین اور حسین مجموعہ ہے، مجھے یقین ہے کہ طلبہ وطالبات اس کتاب کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھیں گے، اخیر میں اللہ تعالی سے دعا گو ہوں کہ وہ اس کتاب کو طلبہ وطالبات کے لئے مفید اور بندہ کے لئے باعث نجات اور توشۂ آخرت بنائیں۔

مولانا ومفتی رضوان نسیم قاسمی

فیض پور، عرف گھورا، روتہٹ نیپال

استاذ فقہ وافتا معہد الدراسات العلیا، پھلواری شریف پٹنہ

انڈین نمبر: 8986305186 نیپالی نمبر: 9809191037

میرا غفلت میں ڈوبا دل بدل دے

ہوا و حرص والا دل بدل دے
میرا غفلت میں ڈوبا دل بدل دے

بدل دے دل کی دنیا دل بدل دے
خدایا فضل فرما دل بدل دے

رہوں بیٹھا میں اپنا سر جھکا کر
سرور ایسا عطا کر دل بدل دے

گنہگاری میں کب تک عمر کاٹوں
بدل دے میرا رستہ دل بدل دے

سنوں میں نام تیرا دھڑکنوں میں
مزہ آجائے مولی دل بدل دے

یہ کیسا دل ہے سینے میں الٰہی
جو زندہ بھی ہے مردہ دل بدل دے

تیرا ہوجاؤں اتنی آرزو ہے
بس اتنی ہے تمنا دل بدل دے

پڑا ہوں تیرے در پر دل شکستہ
رہوں کیوں دل شکستہ دل بدل دے

کروں قربان اپنی ساری خوشیاں
تو اپنا غم عطا کر دل بدل دے

جو ہو دیدار تیرا روز محشر
تو دیکھے مسکرا کر دل بدل دے

رہوں میں سر بسجدہ تیرے در پر
خشوع ایسا عطا کر دل بدل دے

ہٹالوں آنکھ اپنی ماسوا سے
جیوں میں تیری خاطر دل بدل دے

میری فریاد سن لے میرے مولی
بنالے اپنا بندہ دل بدل دے

سہل فرما مسلسل یاد اپنی
خدایا رحم فرما دل بدل دے

ہوا و حرص والا دل بدل دے
میرا غفلت میں ڈوبا دل بدل دے

اپنے مالک کا میں نام لیکر بزم کی ابتداء کررہا ہوں

اپنے مالک کا میں نام لیکر بزم کی ابتداء کررہا ہوں
یا خدا آ برو رکھ میری تو تیری حمد و ثناء کررہا ہوں

تو جو چاہے تو بن جائے قسمت میرے سجدوں کی کیا ہے حقیقت
تیری چوکھٹ پہ سر کو جھکا کر فرض اپنا ادا کررہا ہوں

میں نے دنیا کا دیکھا نظارہ أَلْـــمَـــدَدْ کہکے میں نے پکارا
مجھ کو اپنی پناہوں میں رکھنا بس یہی التجا کررہا ہوں

آج محفل میں بیٹھے ہیں جتنے سب کے دل کی تمنا ہو پوری
سب کو حاجی بنادے تو مولی میں تڑپ کر دعا کررہا ہوں

اپنے محبوب کا در دکھا دے میرا سویا مقدر جگادے
لطف دنیا کو لے آج سے میں اپنے دل سے جدا کررہا ہوں

بس میرے دل میں تیری محبت رہے

بس میرے دل میں تیری محبت رہے
زندگی میری پابند سنت رہے
میں جہاں بھی رہوں جس فضاء میں رہوں
میرا تقوی ہمیشہ سلامت رہے
سامنے ایسا خوفِ قیامت رہے
سب گناہوں سے میری حفاظت رہے
ساری دنیا سے ہی مجھ کو نفرت رہے
بس تیرے نام کی دل میں لذت رہے
میرے دل میں تیرا دردِ الفت رہے
میری دنیائے الفت سلامت رہے

عاشقوں میں میرا نام ہوجائے گا
اپنے اعمال پر گر ندامت رہے

یااللہ! یارحمٰن! یا کریم! ویارحیم!

یا اللہ! یا رحمٰن! یا کریم! و یا رحیم!
یا اللہ! یا رحمٰن! یا کریم! و یا رحیم!
یا اللہ! یا رحمٰن! یا کریم! و یا رحیم!

ارفع واعلیٰ نام تیرا کُـــــنْ فَیَـــــکُـوْن ہے کام تیرا
ذکر ہے صبح وشام تیرا لا اِلٰـــــہَ اِلا الـــلّٰـــــہ

ذات ہے تیری لا محدود ہر شیٔ میں ہے تو موجود
ایک تو ہی سب کا معبود لا اِلٰـــــہَ اِلا الـــلّٰـــــہ

شمس و قمر تسبیح کریں اور شجر سجدے میں رہے
ذکر چرند پرند کرے لا اِلٰـــــہَ اِلا الـــلّٰـــــہ

نور محمد جب چمکا صل علی کا شور ہوا
ذرہ ذرہ کہنے لگا لا اِلٰـــــہَ اِلا الـــلّٰـــــہ

سورج چاند ستاروں کو اور دھرتی کے مزاروں کو
وہی سجانے والا ہے لا اِلٰـــــہَ اِلا الـــلّٰـــــہ

جو ہم سب کا مولی ہے جو ہم سب کا داتا ہے
وہ ہم سب کا اللہ ہے لا اِلٰـــــہَ اِلا الـــلّٰـــــہ

مولی سب کو کرے قبول سب کو عطا ہو عشقِ رسول
سب پر ہو رحمت کا نزول لا اِلٰـــــہَ اِلا الـــلّٰـــــہ

حسبی ربی جل اللہ، مافی قلبی غیر اللہ

حَسْبِی رَبِّی جَلَّ اللّٰـہ،مَافِی قَلْبِی غَیْرُ اللّٰہ
نُورِ مُحَمَّدْ صَلَّی اللّٰـہ، لا اِلٰہَ اِلا اللّٰـہ

تیرے صدقے میں آقا سارے جہاں کو دین ملا
بے دینوں نے کلمہ پڑھا لا اِلٰـــہَ اِلا الـــلّٰـــہ

سمت نبی بو جہل گیا آقا سے اس نے یہ کہا
گر ہو نبی بتلاؤ ذرا میری مٹھی میں ہے کیا
آقا کا فرمان ہوا اور فضلِ رحمٰن ہوا
مٹھی میں کنکر بولا لا اِلٰـــہَ اِلا الـــلّٰـــہ

وہ جو بلال حبشی ہے سرورِ دین کا پیارا ہے
دنیا کے ہر عاشق کی آنکھوں کا وہ تارا ہے
ظلم ہوئے کتنے ان پر سینے پر رکھا پتھر
پھر بھی زباں پر جاری تھا لا اِلٰـــہَ اِلا الـــلّٰـــہ

اپنی بہن سے بولے عمر یہ تو بتا کیا کرتی تھی
میرے آنے سے پہلے کیا چپکے چپکے پڑھتی تھی
بہن نے جب قرآن پڑھا سن کے کلام پاک خدا
دل یہ عمر کا بول اٹھا لا اِلٰـــہَ اِلا الـــلّٰـــہ

مولی دل کا زنگ چھڑا قلب نوری پائے جِلا
دل کو کردے آئینہ جس میں چمکے یہ کلمہ
حَسْبِی رَبِّی جَلَّ اللّٰـہ،مَافِی قَلْبِی غَیْرُ اللّٰہ
نُورِ مُحَمَّدْ صَلَّی اللّٰـہ، لا اِلٰہَ اِلا اللّٰـہ

اے ربِ ذوالجلال! اے ربِ ذوالجلال!

تیری کوئی مثال نہیں تو ہے بے مثال
اے رب ذوالجلال! اے رب ذوالجلال!
ذروں کو آفتاب بنانا تیرا کمال
اے رب ذوالجلال! اے رب ذوالجلال!
گھیرے ہوئے ہے مجھ کو زمانے کی تیرگی
دکھلائے کون تیرے سوا مجھ کو روشنی
اے روشنی نواز میرے دل کو بھی اجال
اے رب ذوالجلال! اے رب ذوالجلال!
آمادہ یوں تو مجھ کو مٹانے پہ تھا جہاں
لیکن تیری نگاہ کرم سے اے مہرباں
ناکام ہوگئی ہے میرے دشمنوں کی چال
اے رب ذوالجلال! اے رب ذوالجلال!
یا رب میرے قلم کو تو وہ روشنائی دے
میں جھوٹ جب لکھوں تو اندھیرا دکھائی دے
میرے شعور و فکر میں تیرا ہی ہو جمال
اے رب ذوالجلال! اے رب ذوالجلال!
حمد و ثناء تیری تیرے محبوب کی کروں
توفیق کر عطا مجھے جب تک جیوں مروں
تیرے ہی ذکر پاک میں گذرے یہ ماہ و سال
اے رب ذوالجلال! اے رب ذوالجلال!

امت تیرے نبی کی بہت مشکلوں میں ہے
آپس میں اختلاف ہے نفرت دلوں میں ہے
صدقے میں مصطفیٰ کے تو مولی انھیں سنبھال
اے رب ذوالجلال! اے رب ذوالجلال!

وہ میرا خدا میرا خدا میرا خدا ہے

وہ میرا خدا میرا خدا میرا خدا ہے
جو سب سے بڑا سب سے بڑا سب سے بڑا ہے

جو ڈوبنے سے نوح کی کشتی کو بچائے
جو آتشِ نمرود کو گلزار بنائے
جو یوسف و یعقوب کو دوبارہ ملائے
جو سوئے فلک حضرت عیسی کو اٹھائے

مظلوم کی ہَر وقت مدد جس کی عطا ہے
وہ میرا خدا میرا خدا میرا خدا ہے

جو رب ہے ہمارا جو سرِ عرش بریں ہے
مخلوق کی شہ رگ سے زیادہ جو قریں ہے
اس بات پہ پختہ میرا ایمان و یقیں ہے
وہ ذات ہے لا فانی فنا اس کو نہیں ہے

جو روز رہے گا جو ہمیشہ سے رہا ہے
وہ میرا خدا میرا خدا میرا خدا ہے

فرعون کو دریا میں ڈبو کر ہے مٹایا
قارون کو بھی زیرِ زمیں پل بھر میں دھنسایا
نمرود کو اک چھوٹے سے مچھر سے ہرایا
بوجہل کو دو بچوں سے فی النار کرایا

وہ جس کی پکڑ سے کوئی ظالم نہ بچا ہے
وہ میرا خدا میرا خدا میرا خدا ہے

مجبور و پریشان زمانے کا ستایا
بیگانہ ہوا جس سے ہر ایک اپنا پرایا
جب دستِ دعا اس کے حضور اپنا اٹھایا
تھا لاکھ گنہ گار مگر پھر بھی وہ پایا

ہر زخم کا مرہم ہے جو ہر دکھ کی دوا ہے
وہ میرا خدا میرا خدا میرا خدا ہے

معصوم پرندوں کی صداؤں میں ملے گا
ہنستے ہوئے پھولوں کی اداؤں میں ملے گا
مہکی ہوئی پرکیف ہواؤں میں ملے گا
ڈھونڈھوگے تو پاکیزہ فضاؤں میں ملے گا

تابش وہ جو ہر ایک نظارے میں چھپا ہے
وہ میرا خدا میرا خدا میرا خدا ہے

لا الہ الا اللہ لا الہ الا اللہ

لا إلــــه إلا الله ، لا إلــــه إلا الله
لا إلــه إلا الله ، محــمــد رسـول الله

کوئی بتائے دریاؤں کو ایسی روانی کس نے دی
کس نے چمکتا دن بخشا ہے رات سہانی کس نے دی
ننھے منے پودوں کو گلشن میں جوانی کس نے دی
وہ یکتا ہے قدرت والا یکتا ہے میرا اللہ

لا إلــــه إلا الله ، لا إلــــه إلا الله
لا إلــه إلا الله ، محــمــد رسـول الله

سوچو ذرا فرعون کے گھر میں موسیٰ کو پالا کس نے
غور کرو مچھلی کے شکم میں یونس کو رکھا کس نے
پہلے آگ میں ڈالا اور پھر آگ کو پھول کیا کس نے
جن کے نام کے گن گاتے ہیں ابراہیم خلیل اللہ

لا إلــــه إلا الله ، لا إلــــه إلا الله
لا إلــه إلا الله ، محــمــد رسـول الله

جن کو آنا تھا وہ آئے صرف قیامت باقی ہے
سورج کے شعلے کہتے ہیں حشر کی شدت باقی ہے
موت جسے کہتی ہے دنیا وہ بھی حقیقت باقی ہے
یارو اپنے دل سے نکالو اب تو خیالِ غیر اللہ

لا إلــــه إلا الله ، لا إلــــه إلا الله
لا إلــه إلا الله ، محــمــد رسـول الله

سورۂ رحمٰن پڑھ کر ، کرلو اپنے دل کو نورانی
روشن روشن قلب و جگر ہو جگمگ جگمگ پیشانی
دل میں خدا کا نام بسالو بات کرو تم قرآنی
چمکالو کردار کو اپنے لوگ کہے ماشاء اللہ

لا إلــــــه إلا الله، لا إلــــــه إلا الله

لا إلــه إلا الله ، محــمــد رسـول الله

ادراک سے پرے ہیں یارب مقام تیرا

ادراک سے پرے ہیں یارب مقام تیرا
ہر سمت ضوفشاں ہے روشن نظام تیرا
چڑیاں چہک چہک کر گاتی ہیں حمد تیری
چشمے سنارہے ہیں دل کش پیام تیرا
ہر پھول کی مہک میں تیرے کرم کی خوشبو
باد صبا کے لب پر پیارا ہے نام تیرا
خورشید و ماہ و انجم جلوہ نما ہیں تیرے
راحت فزاں ہے کتنا انعام عام تیرا
ہو شام لعل افشاں یا صبح روح افزاں
ہر رنگ میں عیاں ہے دل کش نظام تیرا
یارب بنیں نہ کیوں ہم توحید کے فدائی
نظم جہاں میں یکساں ہے انتظام تیرا
اپنی رضا سے یارب تو فیضیاب کردے
صادق ہے یا الٰہی ادنی غلام تیرا

جن کی تعریف خود رب کعبہ کرے

جن کی تعریف خود رب کعبہ کرے ان کی عظمت گھٹانا غلط بات ہے
جن کو قرآن یسین و طہٰ کہے ان پہ انگلی اٹھانا غلط بات ہے
چاند سے خوب صورت رخ مصطفیٰ ان کو دیکھا تو یہ عائشہ نے کہا
توبہ توبہ انھیں چاند جیسا کہوں چاند جیسا بتانا غلط بات ہے
یہ نبی نے کہا کہ اطاعت کرو اپنے ماں باپ کی خوب خدمت کرو
تیرے ماں باپ کے تجھ پہ احسان ہیں ان کے دل کو دکھانا غلط بات ہے
ظلم پر ظلم سہ کر یہ بولے بلال ظالموں یہ غلط ہے تمہارا خیال
کس طرح دامن مصطفیٰ چھوڑ دوں بات دل میں یہ لانا غلط بات ہے
اپنی قبروں میں زندہ ہیں سب انبیاء اپنی روحوں کے ساتھ اپنے جسموں کے ساتھ
اس کی تصدیق کرتا ہے قرآن جب ان کو مردہ بتانا غلط بات ہے
ابن ثابت کو ایسا مقدر ملا نعت پڑھنے کو آقا سے منبر ملا
نعت لکھنا و پڑھنا عبادت ہے جب فلمی نغمہ و گانا غلط بات ہے
عائشہ شاعرہ ہے ادیبہ بھی ہے مؤمنہ ہے نبی کی حُمیرا بھی ہے
طاہرہ ہے نبی کی وہ زوجہ بھی ہے ان پہ انگلی اٹھانا غلط بات ہے
میکدہ ہے نبی کا سبھی کے لئے آؤ باطن چلو مئے کشی کے لئے

عشق سرکار سے جام خالی ہے گر
پھر تو پینا پلانا غلط بات ہے

وہ نور ہدی نور ہدی نور ہدی ہے

وہ پھول کہ جو گلشن طیبہ میں کھلا ہے
وہ ابر کہ جو وادی بطحی سے اٹھا ہے
وہ ذات کہ جو پیکر ایثار و وفا ہے
وہ رحمت عالم کا لقب جس کو ملا ہے
وہ نور ہدی نور ہدی نور ہدی ہے
وہ صل علی صل علی صل علی ہے

وہ گنبد خضری کی حسیں رشک ارم چھاؤں
وہ شہر مدینہ میرے سرکار کا وہ گاؤں
کونین کے سردار نے رکھے ہیں جہاں پاؤں
فردوس بھی اس ارض مقدس پہ فدا ہے
وہ نور ہدی نور ہدی نور ہدی ہے
وہ صل علی صل علی صل علی ہے

یہ ارض و سماء یہ در و دیوار نہ ہوتے
یہ دشت و جبل یہ گل و گلزار نہ ہوتے
پیدا جو میرے سید ابرار نہ ہوتے
یہ سارا جہاں ان کے ہی صدقہ میں بنا ہے
وہ نور ہدی نور ہدی نور ہدی ہے
وہ صل علی صل علی صل علی ہے

کس درجہ المناک ہے طائف کا وہ منظر
دشمن نے جہاں آپ پہ برسائے ہیں پتھر
اللہ رے کیا خوب ہے یہ شان پیمبر

زخموں سے بدن چور ہے اور لب پہ دعا ہے
وہ نور ہدی نور ہدی نور ہدی ہے
وہ صل علی صل علی صل علی ہے

یہ شمس و قمر اور یہ پرنور ستارے
مانا کہ بہت خوب ہیں یہ سارے نظارے
اس ذات کے قدموں کے مگر دھول ہیں سارے

مزمل و طٰہٰ جسے قرآں نے کہا ہے
وہ نور ہدی نور ہدی نور ہدی ہے
وہ صل علی صل علی صل علی ہے

دربار محمد سے کبھی کوئی سوالی
اپنا ہو یا بیگانہ ہو لوٹا نہیں خالی
ہے جود و سخا آپ کی دنیا میں مثالی

اللہ رے کیا شان عطا شان عطا ہے
وہ نور ہدی نور ہدی نور ہدی ہے
وہ صل علی صل علی صل علی ہے

جب چاک فلک پر ہوا مہتاب کا سینہ
منھ پھیر کے بھاگا وہیں بوجہل کمینہ
اللہ رے یہ معجزۂ شاہِ مدینہ

کفار کا جس پر نہ کوئی داؤ چلا ہے
وہ نور ہدی نور ہدی نور ہدی ہے
وہ صل علی صل علی صل علی ہے

امت جو اسیر غم و آلام ہے تابش
دنیا کے ہر ایک گوشے میں بدنام ہے تابش
سرکار سے دوری کا یہ انجام ہے تابش

سب اپنے ہی اعمال کا پھل ہم کو ملا ہے
وہ نور ہدی نور ہدی نور ہدی ہے
وہ صل علی صل علی صل علی ہے

جدھر دیکھتے ہیں ادھر خوب صورت

جدھر دیکھتے ہیں ادھر خوب صورت
مدینہ کا ہر ایک سفر خوب صورت

نرالا نرالا ہے روضہ کا منظر
حبیب خدا کا ہے گھر خوب صورت

سبھی زائرین حرم کہہ رہے ہیں
مدینہ کا سارا سفر خوب صورت

وہ میٹھی کھجوریں کھجوروں کے سائے
مدینے کے سارے شجر خوب صورت

رکی جا کے طیبہ میں ایوب کے گھر
لگا اونٹنی کو وہ گھر خوب صورت

محمد پہ تشدید تاجِ دو عالم
محمد پہ پیش و زبر خوب صورت

جو نورِ نبی میں نشانی نہ ہوتی
نہ ہوتے یہ شمس و قمر خوب صورت

ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر
یہ چاروں ہیں مثل قمر خوب صورت

لکھوں گا پڑھوں گا میں نعت نبی
ملا مجھ کو باطن ہنر خوب صورت

نبوت ناز کرتی ہے رسالت ناز کرتی ہے

نبوت ناز کرتی ہے رسالت ناز کرتی ہے
محمد مصطفیٰ پر ہر فضیلت ناز کرتی ہے

نبی چلتے ہیں جب راہیں مہک جاتی ہیں خوشبو سے
نبی جب بات کرتے ہیں حلاوت ناز کرتی ہے

نبی کا رات بھر یا امتی یا امتی کہنا
محبت اتنی امت سے کہ امت ناز کرتی ہے

خدا ہیں مصطفیٰ ہیں بیچ میں پردہ نہیں کوئی
قریب اتنے کہ اس قربت پہ قربت ناز کرتی ہے

شہنشاہ دو عالم ٹاٹ کے بستر پہ سوتے ہیں
قناعت دیکھ کر اُن کی قناعت ناز کرتی ہے

وہ زخمی ہوکے طائف میں ہدایت کی دعا کرنا
ادائیں سرور دیں پر ہدایت ناز کرتی ہے

پیمبر نے انھیں صدیق اکبر کا لقب بخشا
میرے صدیق اکبر پر صداقت ناز کرتی ہے

ابوبکر و عمر عثمان و حیدر جاں نثار ایسے
کہ جن کی جاں نثاری پر روایت ناز کرتی ہے

نظیری جو کبھی ایک بار طیبہ دیکھ لیتا ہے
تو اس کی آنکھ تا روز قیامت ناز کرتی ہے

اندھیروں سے کہدو پہنچ جاؤں گا میں

اندھیروں سے کہدو پہنچ جاؤں گا میں چراغِ محبت جلاتے جلاتے
میری حاضری ہو دیار حَرم میں ترانہ نبی کا سناتے سناتے
میری روح میں نامِ احمد بسا ہو میری دھڑکنوں پر محمد لکھا ہو
حیاتِ وفا میری گذرے نبی کی محبت میں آنسو بہاتے بہاتے
وہ طائف کی وادی وہ طائف کا منظر لہو سے ہوا تر بتر جسم اطہر
مگر اُن کے حق میں نبی نے دعا کی جو ہنستے تھے پتھر چلاتے چلاتے
نظر آیا جب قافلہ حاجیوں کا بیاں ہو یہ ممکن نہیں حال دل کا
میں چلنے لگا خود بخود ان کے پیچھے عقیدت کے موتی لٹاتے لٹاتے

تمنا ہے دل کی چلا جاؤں طیبہ

تمنا ہے دل کی چلاجاؤں طیبہ درودوں کی ڈالی سجاتے سجاتے
نکل جائے ہر رنج وغم میرے دل کا غبارِ مدینہ اڑاتے اڑاتے
جدائی میں طیبہ کے دل رورہا ہے نہ شب ہے گذرتی نہ دن کٹ رہا ہے
ابھی دیر کتنی لگے گی الٰہی مقدر کو میرے جگاتے جگاتے
نگاہوں میں جب سے بسا ہے مدینہ بہت یاد آتا ہے حج کا مہینہ
برس جائے مجھ پہ یہ رحمت کا ساون چلاجاؤں میں بھی نہاتے نہاتے
جہاں ہر گھڑی خاص فضل خدا ہے مدینہ کی مٹی میں آب و ہوا ہے
ملے گی شفا جو ہیں بیمار ان کو مدینے کی مٹی لگاتے لگاتے
مدینے کی عظمت کو دل میں بٹھا کر درود و سلاموں کو لب پر سجا کر
حیات ایک دن مجھ کو جانا ہے طیبہ محمد کی نعتیں سناتے سناتے

میری الفت مدینے سے یوں ہی نہیں

میری الفت مدینے سے یوں ہی نہیں میرے آقا کا روضہ مدینہ میں ہے
میں مدینے کی جانب نہ کیسے کھنچوں میرا دین اور دنیا مدینے میں ہے
عرش اعظم پہ جس کی بڑی شان ہے روضۂ مصطفیٰ جس کی پہچان ہے
جس کا ہم پلہ کوئی محلّہ نہیں ایک ایسا محلّہ مدینے میں ہے
پھر مجھے موت کا کوئی خطرہ نہ ہو موت کیا زندگی کی بھی پرواہ نہ ہو
کاش سرکار ایک بار مجھ سے کہیں اب تیرا جینا مرنا مدینے میں ہے
سرورِ دوجہاں سے دعا ہے میری آبدو چشم تر التجا ہے میری
ان کی فہرست میں میرا بھی نام ہو جن کا روز آنا جانا مدینے میں ہے
جب نظر سوئے طیبہ روانہ ہوئی ساتھ دل بھی گیا ساتھ جاں بھی گئی
میں منیر اب رہوں گا یہاں کس لئے میرا سارا اثاثہ مدینے میں ہے

کاغذ پہ بناتا ہوں تصویر مدینے کی

کاغذ پہ بناتا ہوں تصویر مدینے کی پھر دیکھنے لگتا ہوں تاثیر مدینے کی
میں انکی محبت کا ایک ادنی سا قیدی ہوں پہنادو مجھے یارو زنجیر مدینے کی
اے حاجیو! طیبہ سے لائے ہو تو دیدینا مٹی ہے میرے حق میں اکسیر مدینے کی
خلوت میری جلوت میں اس وقت بدلتی ہے جس وقت میں پڑھتا ہوں تحریر مدینے کی
غلبہ تھا جہالت کا یثرب کے مکینوں پر ہجرت نے بڑھادی ہے توقیر مدینے کی

یارب! دلِ ناصر کو اس درجہ قوی کردے
اس دل میں بسانی ہے تنویر مدینے کی

آئے جب مصطفیٰ آمنے سامنے

لائے تشریف دنیا میں خیر الوری حق و باطل ہوا آمنے سامنے
کفریت شرم سے منھ چھپانے لگی آئے جب مصطفیٰ آمنے سامنے

چاند سے خوب تر ہے رخ مصطفیٰ ان کو دیکھا تو یہ عائشہ نے کہا
پھیکی پھیکی سی لگتی تھی اس کی ضِیاء چاند جب تک رہا آمنے سامنے

کفر نے پھر اٹھایا تھا فتنہ نیا ہے نبی تو کرے چاند ٹکڑے ذرا
دیکھتے دیکھتے چاند شق ہوگیا جب نبی نے کہا آمنے سامنے

قتل کا جب عمر نے ارادہ کیا جذبۂ شوق اَرقم کے گھر لے گیا
دیکھتے ہی جمالِ رخِ مصطفیٰ دل سے کلمہ پڑھا آمنے سامنے

گمشدہ ایک سوئی کا ہے واقعہ جانے کب تک اسے ڈھونڈھتی عائشہ
رات کی تیرگی میں اجالا لئے آگئے مصطفیٰ آمنے سامنے

کی ہے باطن نے تقلید حسان کی رب جو چاہے تو طیبہ میں ہو حاضری
یہ تمنا ہے آقا کہ میں بھی پڑھوں نعت خیر الوری آمنے سامنے

بن دیکھے محمد پر قربان زمانہ ہے

بن دیکھے محمد پر قربان زمانہ ہے جس جس کو بھی دیکھا ہے وہ ان کا دیوانہ ہے
روضہ ہے جو آقا کا جنت کا وہ ٹکڑا ہے حجرہ میں تو اماں کے رحمت کا خزانہ ہے
اس دن سے بلندی پر پہنچی ہے میری قسمت جس دن سے محمد کا ہونٹوں پہ ترانہ ہے
معراج کی شب مولی جبرئیل سے یوں بولے محبوب کے تلووں پر لب رکھ کے جگانا ہے
مہتاب ہوا ٹکڑے انگلی کے اشارے سے ہر معجزہ اعلی ہے انداز سہانا ہے

کچھ بھی تو نہیں پلّے اعمال ارے صائم
سرکار کی مدحت ہی بخشش کا بہانہ ہے

وہ میرا نبی میرا نبی میرا نبی ہے

وہ جس کے لیے محفل کونین سجی ہے
فردوس بریں جس کے وسیلے سے بنی ہے
وہ ہاشمی مکی مدنی العربی ہے
وہ میرا نبی میرا نبی میرا نبی ہے

احمد ہے محمد ہے وہی ختم رسل ہے
مخدوم و مربی ہے وہی والی کُل ہے
اس پر ہی نظر سارے زمانے کی لگی ہے
وہ میرا نبی میرا نبی میرا نبی ہے

وَالشَّمْس ضُحٰی چہرۂ انور کی جھلک ہے
وَالَّیْل سَجٰی گیسوئے حضرت کی لچک ہے
عالم کو ضیاء جس کے وسیلے سے ملی ہے
وہ میرا نبی میرا نبی میرا نبی ہے

اللہ کا فرمان أَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَک
منسوب ہے جس سے وَرَفَعْنا لَکَ ذِکْرَک
جس ذات کا قرآن میں بھی ذکر جلی ہے
وہ میرا نبی میرا نبی میرا نبی ہے

مُزَّمِّل و یٰسین و مُدَّثِّرُ و طٰہٰ
کیا کیا نئے القاب سے مولیٰ نے پکارا
کیا شان ہے اس کی کہ جو امّی لقبی ہے
وہ میرا نبی میرا نبی میرا نبی ہے

وہ ذات کہ جو مظہر لَولاکَ لَما ہے
جو صاحب رَف رَف شب معراج ہوا ہے
اسراء میں امامت جسے نبیوں کی ملی ہے
وہ میرا نبی میرا نبی میرا نبی ہے

کس درجہ زمانہ میں تھی مظلوم یہ عورت
پھر کس کی بدولت ملی اسے عزت و رفعت
وہ محسن و غم خوار ہمارا ہی نبی ہے
وہ میرا نبی میرا نبی میرا نبی ہے

چاند دوٹکڑے کیا سورج کو بھی لوٹا دیا

چاند دو ٹکڑے کیا سورج کو بھی لوٹا دیا
آسمان پر بھی نبی نے معجزہ دکھلا دیا

حج دیا ایماں دیا قرآں دیا کلمہ دیا
کیا بتاؤں مجھ کو آقا نے میرے کیا کیا دیا

صرف دولت سے نہیں ہوتی حرم میں حاضری
حق تعالی نے جسے چاہا اسے پہنچادیا

ہے کوئی فاروق اعظم سا جہاں میں حکمراں
چین سے سب کو سلایا اور خود پہرہ دیا

نام اتنا سہانا کسی کا نہیں

آپ شمس الضحیٰ آپ بدر الدجی نام اتنا سہانا کسی کا نہیں
کعبہ کی چھاؤں ہے نور کا گاؤں ہے اتنا پیارا گھرانہ کسی کا نہیں
جب کہ آدم نہ تھے ان کا پتلا نہ تھا اور فرشتوں نے بھی ایسا سوچا نہ تھا
رازِ حسنِ نبی پر تھا پردہ پڑا یعنی اللہ نے کچھ بتایا نہ تھا
عرش پر آپ کا نام تھا جلوہ گر نام اتنا پرانا کسی کا نہیں
ذکر موسیٰ بھی ہے ذکر عیسیٰ بھی ہے نوح بھی آئے ہیں شیث بھی آئے ہیں
اور نبیوں کے بھی تذکرے ہیں وہاں پرچم نور ان کے بھی لہرائے ہیں
دیکھئے مرتبہ مصطفیٰ کے سوا عرش پر آنا جانا کسی کا نہیں
ریت کی آگ پر تن جلایا گیا پھر بھی چھوٹا نہیں دامن مصطفیٰ
کوئی شکوہ شکایت نہ کوئی گلہ غم ملا جو بھی دنیا میں وہ سہ لیا
جیسے نام بلال اور عشق نبی ایسا کوئی دیوانہ کسی کا نہیں

مدینے کو جائیں یہ جی چاہتا ہے

مدینے کو جائیں یہ جی چاہتا ہے مقدر بنائیں یہ جی چاہتا ہے
مدینے کے آقا دوعالم کے مولیٰ تیرے پاس آئیں یہ جی چاہتا ہے
محمد کی باتیں محمد کی سیرت سنیں اور سنائیں یہ جی چاہتا ہے
درِ پاک کے سامنے دل کو تھامے کریں ہم دعائیں یہ جی چاہتا ہے
دلوں سے جو نکلیں دیار نبی میں سنیں وہ صدائیں یہ جی چاہتا ہے

پہنچ جائیں بہزاد جب ہم مدینے
تو خود کو نہ پائیں یہ جی چاہتا ہے

ہم آقا کے ماننے والے ہیں

ہم آقا کے ماننے والے ہیں ہم فرقہ پرستی کیا جانے
ہم لوگ مدارس والے ہیں ہم دہشت گردی کیا جانے

الزام لگاتی ہے دنیا ہم لوگوں پہ دہشت گردی کا
ہم لوگ صحابہ والے ہیں ہم خنجر گولی کیا جانے

ہم لوگ وطن کے رکھوالے ہم دین نبی کے متوالے
نادان ہے یہ دنیا والے علماء کی بزرگی کیا جانے

جو چاند پہ جاکر لوٹ آیا اتنی سی ادا پہ اترایا
وہ عرش معلیٰ قرب خدا سدرہ کی بلندی کیا جانے

بوبکر وعمر عثمان وعلی یہ چاروں سب سے افضل ہیں
جو ان کو برا کہتے ہیں سنو وہ ان کی ہستی کیا جانے

اے سی میں جو رہتے ہیں اسعد اور ناز ونعم میں پلتے ہیں
وہ فاقہ کشی کو کیا جانے وہ دھوپ کی سختی کیا جانے

آپ جب نبوت کا معجزہ دکھاتے ہیں

آپ جب نبوت کا معجزہ دکھاتے ہیں
چاند ٹکڑے ہوتا ہے پیڑ چل کے آتے ہیں

مشرکوں کی محفل میں ایک عجیب ہل چل ہے
کنکری کو جب آقا لا الہ پڑھاتے ہیں

یہ بھی ایک کرشمہ ہے سوکھا تھن ہے بکری کا
دودھ اُبلا جاتا ہے ہاتھ جب لگاتے ہیں

تیز دھوپ میں چلتے دیکھ کر بادل بھی
ساتھ ساتھ آقا کے سایہ کر کے چلتے ہیں

السلام السلام السلام السلام

السلام السلام السلام السلام — السلام السلام السلام السلام
حق کے دلدار کو شاہ ابرار کو — میرے سرکار کو سب کے غم خوار کو
السلام السلام السلام السلام — السلام السلام السلام السلام
ان کے رخسار پر زلف خمدار پر — ان کی آنکھوں میں سرمہ کی مقدار پر
ان کی قدموں پہ اور دھیمی رفتار پر — ان کے الفاظ کی پیاری مہکار پر
ان کے اخلاق پر اعلی کردار پر — ان پہ لکھے گئے سارے اشعار پر
ایسے اوصاف و عظمت کے مینار پر — روز جاؤں میں قربان سرکار پر
ان پہ پڑھتا رہوں میں درود و سلام — السلام السلام السلام السلام
ان کے اطوار کو اعلی کردار کو — نرم گفتار کو تیز رفتار کو
آمنہ مائی کو آپ کی دائی کو — بوڑھی ہمسائی کو ہر شناسائی کو
ماں کی ممتاؤں کو جنتی پاؤں کو — پیار کی چھاؤں کو امتی ماؤں کو
عشق کے فخر کو علم کے قصر کو — پیکر صبر کو بنت بوبکر کو
ناز بردار کو ان کے غم خوار کو — چار کے چار کو یعنی ہر یار کو
ان کے دلدار کو عاشق زار کو — زانوئے یار کو یار کو غار کو
عدل کی آب کو جوش کی تاب کو — گوہر نایاب کو ابن خطاب کو
مال کو جان کو دست فیضان کو — ابن عفان کو حضرت عثمان کو
تیز تلوار کو فتح بردار کو — عزم کرار کو ان کے گھر بار کو
فکر و احساس کو ان کے الماس کو — علم کی پیاس کو ابن عباس کو
ان کے جاں باز کو ایک دم ساز کو — حبشی انداز کو اہل آواز کو
ایک سخن دان کو ایک ثنا خوان کو — نعت کی شان کو یعنی حسان کو
السلام السلام السلام السلام — السلام السلام السلام السلام

ہے نظر میں جمال حبیب خدا

ہے نظر میں جمالِ حبیبِ خدا ان کی تصویر سینے میں موجود ہے
جس نے لاکر کلامِ الٰہی دیا وہ محمد مدینے میں موجود ہے

پھول کھلتے ہیں پڑھ پڑھ کے صل علی جھوم کر کہ رہی ہے یہ باد صبا
ایسی خوشبو چمن کی گلوں میں کہاں جو نبی کے پسینے میں موجود ہے

چھوڑنا تیرا طیبہ گوارا نہیں پوری دنیا میں ایسا نظارا نہیں
ایسا منظر زمانے نے دیکھا نہیں جیسا منظر مدینے میں موجود ہے

جب کہ طوفان سینے سے ٹکرا گیا میں نے اس سے یہ بے ساختہ کہدیا
کیا بگاڑے گا تو کشتی دین کا ناخدا جب مدینے میں موجود ہے

ہم نے مانا کہ جنت بہت ہے حسیں چھوڑ کر ہم مدینہ نہ جائیں کہیں
کیوں کہ جنت میں رضوان مدینہ نہیں اور جنت مدینے میں موجود ہے

بے سہاروں کو سینے سے لپٹا لیا جس نے جو مانگا اس کو عطا کردیا
جن کے در کے سوالی ہیں شاہ و گدا وہ محمد مدینے میں موجود ہے

جس نے لکھی یہ نعت سیرت نبی ان کے جلووں پر ہستی فنا ہوگئی
اس کے محبوب کے نور کی روشنی میرے دل کے نگینے میں موجود ہے

زباں معطر ہے دل منور

زباں معطر ہے دل منور طبیعتوں میں نکھار آیا
یہ مضطرب روح جھوم اٹھی سکون آیا قرار آیا

عرب کی پیاسی زمین پہ ہر سو صدائیں آتی تھیں اَلْعَطَشْ کی
وہ لیکے دامن میں ابرِ رحمت حبیبِ پروردگار آیا

تیرے مراتب کا کیا ٹھکانہ تو فرش سے عرش تک گیا ہے
حدودِ کون و مکاں سے آگے تو ہی تو ایک شب گذار آیا

نبی کا جو شخص ہوگیا ہے تو حق تعالی بھی ہے اسی کا
نہ کچھ بگاڑے گا کوئی اس کا کہ جس پہ آقا کو پیار آیا

تو گر پڑے حشر میں نہ گھبرا درود پڑھتا ہوا چلا جا
جو ہر مصیبت میں بن کے عشرت میرا نبی غم گسار آیا

کیا پیام لائی ہے اے صبا مدینے سے

کیا پیام لائی ہے اے صبا مدینے سے
میں لگائے بیٹھی ہوں آسرا مدینے سے

لوگ جاتے ہیں طیبہ جاکے لوٹ آتے ہیں
میں کبھی نہ لوٹوں گی باخدا مدینے سے

کیسے یہ مسلماں ہیں کیسا ان کا ایماں ہے
بھول کر یہ بیٹھے ہیں سلسلہ مدینے سے

موت بھی اچھی وہاں کی زندگی بھی خوب ہے

موت بھی اچھی وہاں کی زندگی بھی خوب ہے
دوستو طیبہ نگر کی بے خودی بھی خوب ہے

یوں تو سارے انبیاء کا مرتبہ اپنی جگہ
سرورر عالم کی لیکن سروری بھی خوب ہے

گھر میں جو بھی تھا خدا کی راہ میں سب دیدیا
بوبکر صدیقؓ کی دریادلی بھی خوب ہے

آپؓ پیدل چل رہے ہیں اور سواری پر غلام
حضرت فاروقؓ کی یہ سادگی بھی خوب ہے

سامنے رکھنا سدا قول وعمل سرکار کا
میکدہ وحدت کا ہو تو مئے کشی بھی خوب ہے

خوشنما منظر ہے کتنا جاکے دلکش دیکھ لے
قدسیوں کی ہر طرف جلوہ گری بھی خوب ہے

جب اپنے دل کو میں نے دیوانہ بنادیا

جب اپنے دل کو میں نے دیوانہ بنادیا آقا نے مجھ کو مٹی سے سونا بنادیا
گزرے ہیں جس طرف سے غلامانِ مصطفیٰ دریا نے پاؤں چوم کے رستہ بنادیا
وہ کیا گھٹا سکے گا بھلا اس کی شان کو جس کو خدا نے نبیوں میں اعلی بنادیا

طارق کو حضور کبھی کہ دیں خواب میں
جا تجھ کو میں نے اپنا دیوانہ بنادیا

اے کاش مدینے جانے کا کچھ غیب سے ساماں ہوجائے

اے کاش مدینے جانے کا کچھ غیب سے ساماں ہوجائے
محبوب خدا کے روضے پر قربان میری جاں ہوجائے

دن رات تڑپتا رہتا ہوں اور ہجر میں روتا رہتا ہوں
اللہ کرم فرمادے اگر مشکل میری آساں ہوجائے

کافر تو مٹانا چاہتے ہیں دنیا سے ہمارا نام و نشاں
اللہ چلادے ایسی ہوا ہر شخص مسلماں ہوجائے

اسلام کی شان و شوکت کو ایک بار دِکھادے پھر مولی
مسلم کو عطا کر وہ جذبہ اسلام پہ قرباں ہوجائے

خدانے کیا بنائی نور سی صورت محمد کی

خدا نے کیا بنائی نور سی صورت محمد کی
نظر آتی ہے پردے پردے پر صورت محمد کی

نہ ہم جنت میں جائیں گے نہ ہم دوزخ میں جائیں گے
کھڑے دیکھا کریں گے حشر میں صورت محمد کی

ہمیں جنت میں جانے سے اگر رضوان روکے گا
ندا آئے گی جانے دو یہ امت ہے محمد کی

خدا نے خود یہ فرمایا یہ جنت ہے محمد کی
کبھی دوزخ میں جاسکتی نہیں امت محمد کی

جو پہنے ہوئے عرش پہ نعلین گیا ہے

جو پہنے ہوئے عرش پہ نعلین گیا ہے
اس ذات گرامی پہ میری جان فدا ہے

وہ رحمت عالم ہے وہ محبوبِ خدا ہے
آغوش میں جو آمنہ بی بی کے پلا ہے

جس وقت اٹھی سرورِ عالم کی نگاہیں
گونگے نے بھی توحید کا اِقرار کیا ہے

کچھ ایسے صحابی ہیں شہنشاہِ اُمم کے
پروانۂ جنت جنھیں دنیا میں ملا ہے

اصحابِ مکرم بھی ہیں اس بات کے قائل
جو مرتبہ صدیق معظم کو ملا ہے

جبرئیل امیں لائے جہاں سورۂ اِقراء
وہ غارِ حراء غارِ حراء غارِ حراء ہے

کفار کے بارے میں سرِ بدرِ نبی نے
جس در پہ کہا جس کو اسی در پہ مرا ہے

کیوں فکر کریں دہر میں ہم روزِ جزاء کی
جب تاجِ شفاعت سرِ آقا پہ بندھا ہے

تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

اے رسول امیں! خاتم المرسلیں! تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
ہے عقیدہ یہ اپنا بصدق و یقیں، تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

اے براہمی و ہاشمی خوش لقب! اے تو عالی نسب! اے تو اعلی حسب
دُودمانِ قریشی کے دُرِّ ثمیں! تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

دستِ قدرت نے ایسا بنایا تجھے، جملہ اوصاف سے ہے سجایا تجھے
اے ازل کے حسیں اے ابد کے حسیں! تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

بزمِ کونین پہلے سجائی گئی، پھر تیری ذات منظر پہ لائی گئی
سید الاولیں! سید الآخریں! تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

تیرا سکہ رواں کل جہاں میں ہوا، اس زمیں میں ہوا آسماں میں ہوا
کیا عرب کیا عجم سب ہیں زیرِ نگیں، تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

تیرے انداز میں وسعتیں فرش کی، تیری پرواز میں رفعتیں عرش کی
تیرے اَنفاس میں خلد کی یاسمیں! تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

کوئی بتلائے کیسے سراپا لکھوں، کوئی ہے وہ کہ میں جس کو تجھ سا کہوں
توبہ توبہ نہیں کوئی تجھ سا حسیں، تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

مصطفیٰ مجتبیٰ تیری مدح وثنا، میرے بس میں نہیں دسترس میں نہیں
دل کو ہمت نہیں لب کو یاراں نہیں، تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

اے سراپا نفیس انفس دو جہاں! سرور دلبراں، دلبر عاشقاں
ڈھونڈھتی ہے تجھے میری جان حزیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

وہ شہر محبت جہاں مصطفیٰ ہیں

وہ شہر محبت جہاں مصطفیٰ ہے وہیں گھر بنانے کو جی چاہتا ہے
وہ سونے سے کنکر وہ چاندی سی مٹی نظر میں بسانے کو جی چاہتا ہے
ستاروں سے یہ چاند کہتا ہے ہر دم تمہیں کیا بتائیں وہ ٹکروں کا عالم
اشارے میں آقا کے اتنا مزہ تھا کہ پھر ٹوٹ جانے کو دل چاہتا ہے
جہاد محبت کی آواز گونجی کہا حنظلہ نے یہ دلہن سے اپنی
اجازت اگر دو تو جام شہادت لبوں سے لگانے کو دل چاہتا ہے
جو پوچھا نبی نے کہ کچھ گھر بھی چھوڑا تو صدیق اکبر کے ہونٹوں پہ آیا
وہاں مال و دولت کی کیا ہے ضرورت جہاں دل لٹانے کو دل چاہتا ہے
وہ ننھا سا اصغر وہ ایڑی رگڑ کر یہی کہ رہا ہے وہ خیمہ میں رو کر
اے بابا میں پانی کا پیاسا نہیں ہوں میرا سر کٹانے کو دل چاہتا ہے
جو دیکھا ہے روئے جمال رسالت تو طاہر عمر مصطفیٰ سے یہ بولے
بڑی آپ سے دشمنی تھی مگر اب غلامی میں آنے کو دل چاہتا ہے

عاشق مصطفیٰ ہو گیا ہوں

سارے فتوے ہیں میرے موافق عاشق مصطفیٰ ہو گیا ہوں
جام عشق محمد کا پی کر آج میں پارسا ہو گیا ہوں
پاؤں کا لڑکھڑانا نہ پوچھو لڑکھڑاتا کہاں آ گیا ہوں
کھینچ لائی مدینے میں قسمت ان کے در کا گدا ہو گیا ہوں
جنگ میں ہوگی میری شہادت اور مل جائیگی مجھ کو جنت
بس یہی بات دل میں بسا کر پنجوں کے بل کھڑا ہو گیا ہوں
عاشقان نبی کی ہے محفل اور بات آ گئی نعت کی دل
بن کے باغ مدینہ اک بلبل میں بھی نغمہ سرا ہو گیا ہوں

سرورِ کون ومکاں کی سروری بھی خوب ہے

سرورِ کون و مکاں کی سروری بھی خوب ہے
اور ان کے در سے پھیلی روشنی بھی خوب ہے

سہہ لئے الفت میں ان کی ہنس کے سب درد و الم
عاشقانِ مصطفیٰ کی عاشقی بھی خوب ہے

حضرت آدم سے لیکر حضرت عیسیٰ تلک
سارے نبیوں پر تمہاری برتری بھی خوب ہے

ہر گھڑی بہتے ہیں دھارے رحمت و انوار کے
دوستو شہر مدینہ کی گلی بھی خوب ہے

کفر و باطل کے جہاں سے سارے بادل چھٹ گئے
سرورِ عالم کی تشریف آوری بھی خوب ہے

دیکھ کر تجھ کو فلک پر سب ستارے ماند ہیں
سرورِ طیبہ تیری رخشندگی بھی خوب ہے

جھوم کر پڑھ سب اس طرح اربابِ محفل سب کے سب
کہہ اٹھے تابش تیری نعت نبی بھی خوب ہے

ہرا گنبد جو دیکھو گے زمانہ بھول جاؤ گے

ہرا گنبد جو دیکھوگے زمانہ بھول جاؤگے
اگر طیبہ کو جاؤگے تو آنا بھول جاؤگے

نہ اِتراؤ زیادہ چاند تاروں اپنی رنگت پہ
میرے آقا کو دیکھوگے چمکنا بھول جاؤگے

اگر تم غور سے میرے نبی کی نعت سن لوگے
میرا دعوی ہے تم گانا بجانا بھول جاؤگے

حدیث مصطفیٰ پر تم جو ہوجاؤ عمل پیرا
قسم اللہ کی ماں کو ستانا بھول جاؤگے

مدینہ کا کبوتر ہوں پکڑ سکتا نہیں کوئی
اگر گولی چلاؤگے نشانہ بھول جاؤگے

اگر تم جان لو ایک حافظ قرآن کی عظمت
تو اپنے بچوں کو انگلش پڑھانا بھول جاؤگے

اگر تم جان لو اس دار فانی کی حقیقت کو
میرا دعوی ہے تم دل کو لگانا بھول جاؤگے

اے آمنہ کے لعل مدینہ بلایئے

اے آمنہ کے لعل مدینہ بلایئے مرنے سے پہلے گنبد خضری دکھایئے
مایوس ہو نہ جائے تمنا کی انجمن آقا مجھے بھی اپنے کرم سے بلایئے
آنکھیں ترس رہی ہیں زیارت کے واسطے ایک دن حضور خواب میں تشریف لایئے

جوگالیاں بھی سن کے دعائیں دیں بار بار
ایسے نبی پہ دوستو قربان جایئے

سب کی آنکھوں کا تارا مدینے میں ہے

سب کی آنکھوں کا تارا مدینے میں ہے آمنہ کا دلارا مدینے میں ہے
شہر طیبہ مدینہ مجھے لے چلو عرش والے کا پیارا مدینے میں ہے

شان ایسی ملی کب کسی کو کبھی عرش والے نے جن سے ملاقات کی
سارے علم و ہنر کی ملی معرفت چشم بینا و دانا مدینے میں ہے

آمنہ کا وہ تارا وہ نور نظر مطلب اور طالب کا لخت جگر
جو بشر میں ہے معروف خیر البشر سارا عالم شناسا مدینے میں ہے

جن کی سیرت کی شہرت وطن در وطن جن کی باتوں کی خوشبو چمن در چمن
راہ حق ہے محمد کی راہِ نجات حق کے داعی کا چرچا مدینے میں ہے

جن کے علم وفضیلت کے قائل سبھی جن کی عقل وبصیرت کے قائل سبھی
جن کی حکمت و دانش پہ قربان سبھی علم کا وہ نگینہ مدینے میں ہے

ان کے عشاق اصحاب ہیں ذی اثر چاند تارے ہی کیا ہیں سبھی بحر و بر
ان کی چاہت پہ قرباں ہیں شمس وقمر سارے نبیوں کا تارا مدینے میں ہے

حوض کوثر عطا جن کو رب نے کیا اس نے ان کو شفاعت کا حق بھی دیا
دو جہانوں کی رحمت انھیں بخش دی رب کی رحمت کا دریا مدینے میں ہے

مہر تاباں درخشاں بدخشاں چمن نور مرسل سے روشن فروزاں چمن
ذرہ ذرہ منور مدینے کا ہے چاند تاروں کی دنیا مدینے میں ہے

میری آنکھیں ترستی ہیں یارب

میری آنکھیں ترستی ہیں یارب مجھ کو باغ مدینہ دکھادے
پیار سے زندگی دینے والے مجھکو پیارے نبی سے ملادے

کربلا میں حسین ابن حیدر حق سے فرمایا خون میں نہا کر
تاج شاہی یزیدوں کو دیکر مجھ کو جامِ شہادت پلادے

لیکے تلوار فاروق گھر سے قتل کرنے چلے تھے نبی کو
پاس پہنچے تو کی عرض رو کر میرے محبوب کلمہ پڑھا دے

تن پہ کھا کھا کے ظالم کے کوڑے ہنس کے بولے بلال حبشی
میں نہ چھوڑوں گا دامن نبی کا بے حیا چاہے جتنی سزا دے

دنیا سے مصطفیٰ نے ظلمت مٹا دیئے ہیں

دنیا سے مصطفیٰ نے ظلمت مٹا دیئے ہیں — جس رہ گزر سے گزرے درسِ وفا دیئے ہیں
جودو وکرم تو دیکھو ہم عاصیوں کی خاطر — رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہادیئے ہیں
ایک بے نظیر تھے وہ اچھے عمل دِکھا کر — جو بے خبر تھے ان کو جینا سکھا دیئے ہیں
بے جان کنکری کو کلمہ پڑھا دیئے ہیں — مانگا تھا جس نے جوبھی اس کو دلوادیئے ہیں

پتھر کی چوٹ کھا کر اور گالیاں بھی سن کر
آقا کا تھا یہ عالم پھر بھی دعا دیئے ہیں

وہ جو عشق محمد کی شمع اپنے دل میں جلاتے نہیں ہیں

وہ جو عشق محمد کی شمع اپنے دل میں جلاتے نہیں ہیں
جی تو لیتے ہیں وہ لوگ لیکن لطف جینے کا پاتے نہیں ہیں

فن غلامانِ خیرالوری کو جی حضوری کے آتے نہیں ہیں
دن کو وہ رات کہتے نہیں ہیں رات کو دن بتاتے نہیں ہیں

سارے ادیان منسوخ ہیں اب مصطفیٰ کی شریعت چلے گی
دن نکل آئے تو چاند تارے رہ کے بھی جگمگاتے نہیں ہیں

اللہ اللہ یہ شانِ کریمی دیکھ کر محو حیرت ہیں سب ہی
ظلم سہتے ہیں لیکن کسی پر ظلم سرکار ڈھاتے نہیں ہیں

آمد آمد ہے خیرالوری کی یعنی محبوب رب العُلیٰ کی
عرش اعظم پہ حور و ملائک آج پھولے سماتے نہیں ہیں

شہر طائف میں لعل آمنہ کے سر سے پا تک لہو میں ہیں ڈوبے
بددعا کے لئے پھر بھی دیکھو لب وہ اپنے ہلاتے نہیں ہیں

زندگی ہو جسے اپنی پیاری موت کا خوف اس پہ ہو طاری
ہم غلام شہِ دیں ہیں تابش موت سے خوف کھاتے نہیں ہیں

میں نے صل علی لکھ دیا ہے

آ گئے ہیں فرشتوں کے جھرمٹ دیکھئے میں نے کیا لکھ دیا ہے
ہاتھ کاغذ قلم چومتے ہیں میں نے صل علی لکھ دیا ہے

ہے سراپا اجالا ہمارا نبی رحمت حق تعالی ہمارا نبی
جس کا کونین میں کوئی ثانی نہیں ہے وہ جگ سے نرالا ہمارا نبی
رب کا محبوب ہے رب کا پیارا نبی سب سے پیارا نبی ہے ہمارا نبی
آب کوثر پئیں گے تو صرف اس لئے ہم کو دے گا پیالہ ہمارا نبی

ان کو شمس الضحی لکھ دیا ہے ان کو بدرالدجی لکھ دیا ہے
مرتبہ جب بھی پوچھا کسی نے ان کو بعد از خدا لکھ دیا ہے

دل کی راحت ہے آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں وہ سب کی آنکھوں کا تارا ہمارا نبی
ہے نبوت کے تارے تو سارے نبی چاند سارے کا سارا ہمارا نبی
ہوں وہ صدیق و فاروق و عثمان علی سب کا آقا و مولی ہمارا نبی
عائشہ سے روایت ہے قرآن پڑھو یہ ہے سارے کا سارا ہمارا نبی
ختم سب انبیاء کی نبوت ہوئی آخری ہے شمارا ہمارا نبی
اب نبی نہ قیامت تلک آئیں گے اب قیامت تلک ہے ہمارا نبی
پتھروں دیکھو پڑھنا ہے کلمہ تمہیں جب کرے گا اشارہ ہمارا نبی

آ گئے ہیں فرشتوں کے جھرمٹ دیکھئے میں نے کیا لکھ دیا ہے
ہاتھ کاغذ قلم چومتے ہیں میں نے صل علی لکھ دیا ہے

ہر جگہ پر گونجتا ہے ترانہ نبی کا

ہو عرب یا عجم ہر جگہ پر گونجتا ہے ترانہ نبی کا
کل بھی تھا یہ زمانہ نبی کا آج بھی ہے زمانہ نبی کا
جو کی روٹی کے ہے چند ٹکڑے اور ٹوٹی چٹائی پہ بیٹھے
ایسی مسند ہے میرے نبی کی اور ہے ایسا کھانا نبی کا
دیکھنا ہے تو پھولوں میں دیکھو ان کے حسن و ادا کی نزاکت
پوچھنا ہے تو کلیوں سے پوچھو کیسا تھا مسکرانا نبی کا
یاد ہے وہ مصلے پہ جاکر اور دعاؤں میں آنسو بہاکر
اپنی امت کو اپنے خدا سے اس طرح بخشوانا نبی کا
تنہا چھوڑا نہ ہجرت کے شب بھی اپنے ہمراہ لیکر چلے وہ
اللہ اللہ صدیق سے تھا کس قدر دوستانہ نبی کا

وضو کی طہارت نہ ہرگز مٹے گی

وضو کی طہارت نہ ہرگز مٹے گی عبادت کا جلوہ جھلکتا رہے گا
سفر زندگی کا ہو یا روز محشر نمازی کا چہرہ چمکتا رہے گا
نہیں ہوگی جس پھول میں ان کی نکہت زمانے میں ہوگا وہ بے قدر و قیمت
بسی ہوگی جس پھول میں ان کی خوشبو جہاں بھی رہے گا مہکتا رہے گا
شہ دین کی حکمرانی چلے گی مدینہ سدا راجدھانی رہے گی
لگائے زباں پر کوئی لاکھ بندش مدینہ کا بلبل چہکتا رہے گا

نہ ایسی زلفیں نہ ایسا چہرہ نہ یوں کسی پہ شباب ہوگا

نہ ایسی زلفیں نہ ایسا چہرہ نہ یوں کسی پہ شباب ہوگا
جواب ہوں گے سبھی کے لیکن نہ مصطفیٰ کا جواب ہوگا

بروز محشر حسین سارے اکٹھے ہوں گے مقابلے کو
یقین مانو کہ سب سے پہلے بلال کا انتخاب ہوگا

ہزاروں لاشیں پڑے ہیں کربل حسین کا سر کہاں ہے لوگوں
آواز آئی یہی وہ نیزے پہ پڑھتا ام الکتاب ہوگا

جو زلف بکھرے تو رات ہوگی جو چہرہ نکلے تو دن چڑھے گا
پسینہ ان کا گرے گا جس پر وہی تو ذرہ گلاب ہوگا

تمہارے رخ پہ جمی ہے آنکھیں

تمہارے رخ پہ جمی ہے آنکھیں میں کیسے رخ سے ہٹاؤں انکھیا
قسم خدا کی بڑے حسیں ہو میں کیسے آخر ملاؤں انکھیا

نماز پڑھنے کو میں تھا آیا تمہیں جو دیکھا تو پڑھ لی میں نے
تمہاری صورت ہے میرے آگے میں کیسے اپنی جھکاؤں انکھیا

جہاں بھی جاؤں جدھر بھی دیکھوں تمہارے چرچے تمہارے جلوے
تمہیں بسے ہو میری نظر میں کسی کو کیوں میں دکھاؤں انکھیا

یہ بات حاکم میں سوچتا ہوں کہ خود مصور نے پوچھا ہوگا
میں نقش تیرے بنا رہا ہوں بتاؤ کیسی بناؤں انکھیا

شہر مدینہ یاد آیا ہے وہ بھی اتنی رات گئے

شہر مدینہ یاد آیا ہے وہ بھی اتنی رات گئے
عشق نبی میں دل تڑپا ہے وہ بھی اتنی رات گئے

چوم کے جبرئیل نے تلوا آقا کو بیدار کیا
رب نے عرش پر بلوایا ہے وہ بھی اتنی رات گئے

اللہ اللہ پیارے نبی کی کیا معراج کا منظر ہے
سارا زمانہ ٹھہر گیا ہے وہ بھی اتنی رات گئے

بیت اللہ کی چوکھٹ پر ہیں دست دعا پھیلائے نبی
رب سے عمر کو مانگ رہے ہیں وہ بھی اتنی رات گئے

عرش بریں کا منظر دیکھو سارے زمانے کا دلبر
قرب خدا میں جا بیٹھا ہے وہ بھی اتنی رات گئے

لب پہ ذکر نبی ہے جاری اور لقاء کا شوق بھی ہے
سب دیوانے جاگ رہے ہیں وہ بھی اتنی رات گئے

شانِ امی حضرت عائشہ

عائشہ عائشہ عائشہ عائشہ عائشہ
سب کی ماں عائشہ عائشہ عائشہ عائشہ

ساری امت کی محبوب ماں کون ہے میرے سرکار کی جانِ جاں کون ہے
علم کا ایک بحرِ رواں کون ہے انتخابِ خدائے جہاں کون ہے
کس کے بستر پر آتی تھی وحیِ خدا
عائشہ عائشہ عائشہ عائشہ عائشہ

آشنائے مزاج نبوت ہیں وہ پیکر دانش وعلم و حکمت ہیں وہ
محرمِ راز قرآن و سنت ہیں وہ عارف نکتہ ہائے شریعت ہیں وہ
عالمہ فاضلہ طیبہ طاہرہ
عائشہ عائشہ عائشہ عائشہ عائشہ

ہر مسلمان کی مادرِ محترم نازشِ حسن و اخلاق و جود و کرم
رب کے محبوب کی وہ چہیتی حرم مدح خواں جن کے ہیں عرش ولوح وقلم
جن کے عفت کی شاہد کتابِ خدا
عائشہ عائشہ عائشہ عائشہ عائشہ

ہر مسلمان پر جن کا احسان ہے جن کی عظمت کا قرآن میں اعلان ہے
جن کی پاکیزگی کی بڑی شان ہے جن سے الفت ہی ایمان کی پہچان ہے
بس منافق ہی رہتا ہے ان سے خفا
عائشہ عائشہ عائشہ عائشہ عائشہ

جن کے آگے اکابر کے بھی سر جھکیں جن کی فقہی بصیرت کو سب مان لیں
جن کی تکریم سارے فرشتے کریں پیار سے آقا جن کو حمیرا کہیں
جن کے حجرے میں ہیں آج بھی مصطفیٰ
عائشہ عائشہ عائشہ عائشہ عائشہ

میرے آقا کے آنگن کی وہ چاندنی اہل ایمان کی آنکھوں کی وہ روشنی
گلشن معرفت کی وہی تازگی جانِ رشد و ہدیٰ فخر پاکیزگی
جن کی عظمت پہ قربان جانِ عطا
عائشہ عائشہ عائشہ عائشہ عائشہ

اب تک ہے آباد یہ ہندستان مدرسوں سے

بستی کی رونق مسجد سے شان مدرسوں سے
اب تک ہے آباد یہ ہندستان مدرسوں سے
ہے میری شان مدرسوں سے میری پہچان مدرسوں سے

جب مسجد کی سمت چلے گا قوم کا ایک ایک بچہ
جذبۂ فاروق اعظم سینے میں ہوگا پیدا
کانپ اٹھے گا دشمن دیں شیطان مدرسوں سے
اب تک ہے آباد یہ ہندستان مدرسوں سے
ہے میری شان مدرسوں سے میری پہچان مدرسوں سے

اب تک ہے آباد یہ ہندستان مدرسوں سے
مٹ جائیں گے آیات قرآن کو مٹانے والے
زندہ رہے گا ایک ایک لفظ دل میں بسانے والے
چھوٹا ہے نہ چھوٹے گا قرآن مدرسوں سے
ہے میری شان مدرسوں سے میری پہچان مدرسوں سے

مفتی محدث حافظ قرآن پر الزام نہ دینا
اسلامی تعلیم کو تم دہشت کا نام نہ دینا
امن کا جاری ہوتا ہے فرمان مدرسوں سے
اب تک ہے آباد یہ ہندستان مدرسوں سے
ہے میری شان مدرسوں سے میری پہچان مدرسوں سے

میرا دل تڑپ رہا ہے میرا جل رہا ہے سینہ

میرا دل تڑپ رہا ہے میرا جل رہا ہے سینہ
کہ دوا وہیں ملے گی مجھے لے چلو مدینہ
دیدار مصطفیٰ کو آنکھیں ترس رہی ہیں
دشوار ہوگیا ہے ان کے بغیر جینا
تصویر مصطفیٰ جو نظر آرہی ہے دل میں
میں یہ سوچتا ہوں دل میں میرا دل ہے یا مدینہ
شب و روز بڑھ رہا ہے میری تشنگی کا عالم
یہ پیاس کب بجھے گی میرے ساقیٔ مدینہ
نہیں مال و زر تو کیا ہے میں غریب ہوں یہی نا
میرے عشق تو ہی لے چل مجھے جانب مدینہ
مجھے گردشوں نہ چھیڑو میرا ہے کوئی جہاں میں
میں ابھی پکار لوں گا نہیں دور ہے مدینہ
اقبال ناتواں کی بس ایک التجا ہے
رہے زندگی سلامت میں بھی دیکھ لوں مدینہ

آنسو بھی ہمارے ہیں دامن بھی ہمارا ہے

آنسو بھی ہمارے ہیں دامن بھی ہمارا ہے
ہم نے ہی لہو دیکر گلشن کو سنوارا ہے
سو ظلم کیئے تم نے پرواہ نہ کی ہم نے
وہ ظرف تمہارا تھا یہ ظرف ہمارا ہے
آنکھوں میں جب دہشت کے طوفان مچلتے تھے
ہم نے وہ زمانہ بھی ہنس ہنس کے گذارا ہے
فرعون جو اٹھا تھا موسی کو مٹانے کو
وہ نیل میں ڈوبا تھا قدرت کا اشارا ہے
اے ہندی مسلماں تم کیوں راہ سے بھٹکے ہو
اب راہ پہ آجاؤ میدان تمہارا ہے
ہر چیز کو پالوگے آقا کی غلامی سے
پھر ہند ہی کیا شیٔ ہے یہ ملک تمہارا ہے

پیاری پیاری سی یہ چاندسی بیٹیاں

لیکے آتی ہیں گھر میں خوشی بیٹیاں پیاری پیاری سی یہ چاندسی بیٹیاں
کون کہتا ہے بیٹا ہے گھر کا چراغ ظلمتوں میں ہے ایک روشنی بیٹیاں
یہ ہیں شانِ چمن ننھی ننھی کلی پھول جیسی میری آپ کی بیٹیاں
جن سے راضی خدا ان کو بیٹی دیا زیست کی شان اور زندگی بیٹیاں
ارضِ گیتی کی رونق انھیں سے تو ہے میرے آنگن کی ہے دل کشی بیٹیاں

ماں باپ بڑے انمول ہیں ماں باپ بڑے انمول

ماں باپ بڑے انمول ہیں ماں باپ بڑے انمول
حکم خدا ہے ان کو کبھی تو اُف تک بھی نہ بول

باپ شجر ہے شفقت کا اور ماں ہے ٹھنڈی چھاؤں
ان کی دعائیں لیتے رہنا اور چومتے رہنا پاؤں
اور کسی رشتے سے ان کا پیار کبھی نہ تول
ماں باپ بڑے انمول ہیں ماں باپ بڑے انمول

جیسی ہو اولاد بھلے ہر آن دعائیں دیتے ہیں
چوم کے پھر اولاد کا ماتھا سر کی بلائیں لیتے ہیں
ان کی ممتا اور شفقت میں آتا نہیں ہے جھول
ماں باپ بڑے انمول ہیں ماں باپ بڑے انمول

کرتا ہے اولاد کی خاطر باپ جہاں کی مزدوری
سوتا نہیں آرام سے گھر میں جیسی بھی ہو مجبوری
بچوں کو سکھ دیتا ہے اور خوشیوں کا ماحول
ماں باپ بڑے انمول ہیں ماں باپ بڑے انمول

خود گیلے میں سوجائے سوکھے میں سلائے بچوں کو
دیکر ماں کی آنچل کی ہوا گرمی سے بچائے بچوں کو
حشر تلک ماں کی ممتا کا پا نہ سکے گا مول
ماں باپ بڑے انمول ہیں ماں باپ بڑے انمول

آج ستائے گا ان کو کل تو بھی ستایا جائے گا
آج رُلائے گا ان کو کل تو بھی رُلایا جائے گا
جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے یہ بڑوں کا قول
ماں باپ بڑے انمول ہیں ماں باپ بڑے انمول

ماں باپ کی خدمت کا صدقہ سخن ور تیری عزت ہے
کرم مدینے والے کا اور تجھ پہ خدا کی رحمت ہے
ان کے حق میں مانگ دعا تو اپنے لبوں کو کھول
ماں باپ بڑے انمول ہیں ماں باپ بڑے انمول

فرش مخمل پہ اے سونے والوں!

فرش مخمل پہ اے سونے والوں قبر میں جاکے سونا پڑے گا
اپنے ایمان کا جائزہ لو ورنہ محشر میں رونا پڑے گا

چھوڑ کر زندگی کا یہ میلا جائے گا تو یہاں سے اکیلا
خوب صورت حسیں یہ بدن ہے اس کو بے جان ہونا پڑے گا

چار یاروں کے کاندھوں پہ جس دن تیری بارات نکلے گی گھر سے
پہن کے ایک کفن کا ہی جوڑا جب جنازہ پہ ہونا پڑے گا

خاک کا یہ بنا جسم تیرا خاک ہی میں مل کر رہے گا
ایک دن تو یہاں پر ہے آیا ایک دن تجھ کو جانا پڑے گا

دنیا جس کو ماں کہتی ہے ذات بڑی بابرکت ہے

دنیا جس کو ماں کہتی ہے ذات بڑی بابرکت ہے
ماں ایسی ہستی ہے جس کے قدم کے نیچے جنت ہے
ماں نے اپنے خونِ جگر سے دنیا کو سیراب کیا
غوث و ولی اور پیر و پیمبر سب کو ماں نے جنم دیا
ماں کے حسیں پیکر میں دیکھو شان رب العزت ہے
ماں ایسی ہستی ہے جس کے قدم کے نیچے جنت ہے
گھر والے سب سو جاتے ہیں جاگتی ماں رہ جاتی ہے
بچے کے آرام کے خاطر ہر دکھ کو سہہ جاتی ہے
ماں کے آنچل کے سایہ میں چین وسکوں ہے راحت ہے
ماں ایسی ہستی ہے جس کے قدم کے نیچے جنت ہے
ماں کی ایک چھوٹی سی ہنسی سے دل کا چمن کھل جاتا ہے
ماں کی آنکھ میں آنسو ہو تو عرشِ خدا ہل جاتا ہے
ماں کی عظمت جو نہ سمجھے اس پہ خدا کی لعنت ہے
ماں ایسی ہستی ہے جس کے قدم کے نیچے جنت ہے
ماں کی دعائیں لیکر جب میں اپنے گھر سے نکلتا ہوں
ایسا لگتا ہے کہ جنت کی وادی میں ٹہلتا ہوں
ماں کی دعا کے صدقے میں ہر سو جہاں میں شہرت ہے
ماں ایسی ہستی ہے جس کے قدم کے نیچے جنت ہے

اس کے دل سے جا کر پوچھو جس کی ماں مرجاتی ہے
من کا آنگن دل کی دنیا سب سونا کر جاتی ہے
ماں ہی گھر کی رونق ہے اور ماں ہی گھر کی زینت ہے
ماں ایسی ہستی ہے جس کے قدم کے نیچے جنت ہے
پیارے بچوں تم بھی سمجھو ماں کی دل سے قدر کرو
ماں کی خدمت فرض ہے تم پہ ماں کو کبھی تکلیف نہ دو
شبنم تم بھی سمجھو ماں کی ذات سراپا رحمت ہے
ماں ایسی ہستی ہے جس کے قدم کے نیچے جنت ہے

پیاری ماں مجھ کو تیری دعا چاہئے

پیاری ماں مجھ کو تیری دعا چاہئے تیرے آنچل کی ٹھنڈی ہوا چاہئے
لوری گا گا کے مجھ کو سلاتی ہے تو مسکرا کر سویرے جگاتی ہے تو
مجھ کو اس کے سوا اور کیا چاہئے پیاری ماں مجھ کو تیری دعا چاہئے
تیری ممتا کے سائے میں پھولوں پھلوں تھام کر تیری انگلی میں بڑھتا چلوں
آسرا بس تیرے پیار کا چاہئے پیاری ماں مجھ کو تیری دعا چاہئے
تیری خدمت سے دنیا میں عظمت میری تیرے قدموں کے نیچے ہے جنت میری
عمر بھر سر پہ سایہ تیرا چاہئے پیاری ماں مجھ کو تیری دعا چاہئے

نوری محفل پہ چادر تنی نور کی نور پھیلا ہوا آج کی رات ہے

نوری محفل پہ چادر تنی نور کی نور پھیلا ہوا آج کی رات ہے
چاندنی میں ہیں ڈوبے ہوئے دو جہاں کون جلوہ نما آج کی رات ہے

فرش پر دھوم ہے عرش پر دھوم ہے ہے وہ بد بخت جو آج محروم ہے
پھر یہ آئیگی شب کس کو معلوم ہے عام لطفِ خدا آج کی رات ہے

ابرِ رحمت ہیں محفل پہ چھائے ہوئے آسماں سے ملائک ہیں آئے ہوئے
خود ہی نگراں ہیں محفل کے ربُّ العُلیٰ کس قدر جاں فزاں آج کی رات ہے

مانگ لو مانگ لو چشم تر مانگ لو دردِ دل اور حسنِ نظر مانگ لو
کملی والے کی نگری میں گھر مانگ لو مانگنے کا مزہ آج کی رات ہے

مؤمنوں آج گنجِ سَخا لوٹ لو لوٹ لو اے مریضوں شفا لوٹ لو
عاصیوں رحمتِ مصطفیٰ لوٹ لو بابِ رحمت کھلا آج کی رات ہے

اس طرف نور ہے اس طرف نور ہے سارا عالم مسرت سے معمور ہے
جس کو دیکھو وہی آج مسرور ہے مہک اٹھی فضا آج کی رات ہے

وقت لائے خدا سب مدینے چلیں لوٹنے رحمتوں کے خزینے چلیں
سب کی منزل کی جانب سفینے چلیں میری صائم دعا آج کی رات ہے

سارے جہاں سے اچھا ہندستاں ہمارا

سارے جہاں سے اچھا ہندستان ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا
غربت میں ہوں اگر ہم رہتا ہے دل وطن میں
سمجھو وہیں ہمیں بھی دل ہو جہاں ہمارا
پربت وہ سب سے اونچا ہم سایہ آسماں کا
وہ سنتری ہمارا وہ پاسباں ہمارا
گودی میں کھیلتی ہے اس کی ہزاروں ندیاں
گلشن ہے جن کے دم سے رشک جناں ہمارا
اے آب رود گنگا وہ دن ہے یاد تجھ کو
اترا تیرے کنارے جب کارواں ہمارا
مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہیں ہندستاں ہمارا
یونان و مصر روما سب مٹ گئے جہاں سے
اب تک مگر ہے باقی نام و نشاں ہمارا
کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری
صدیوں رہا ہے دشمن دور زماں ہمارا
اقبال کوئی محرم اپنا نہیں جہاں میں
معلوم کیا کسی کو درد نہاں ہمارا

لگا کر اپنے سینے سے کہا یوں ماں نے بیٹی سے

لگا کر اپنے سینے سے کہا یوں ماں نے بیٹی سے
کہ ہوگی زندگی دشوار اب تیری جدائی سے
محبت زندگی میں زخم دل سینے نہیں دے گی
جدائی تیری اے بیٹی مجھے جینے نہیں دے گی
تجھے نظروں سے ایک پل بھی جدا ہونے نہ دیتی تھی
اگر تو ضد پہ اڑ جاتی تجھے رونے نہ دیتی تھی
زمانے بھر کے میں نے غم اٹھا کر تجھ کو پالا تھا
میرے گھر میں تیرے دم سے اجالا ہی اجالا تھا
چلیں گے تیرے بعد اس دل پہ غم کے تیر اے بیٹی
پھرے گی میری نظروں میں تیری تصویر اے بیٹی
یہ گھر آنگن جو تیرے دم سے جنت کا نمونہ ہے
تیری رخصت کے غم سے آج کتنا سونا سونا ہے
جو تجھ سے پیار کرتے ہیں وہ ساتھی چھوٹ جائیں گے
جو ہیں غم خوار تیرے وہ پڑوسی چھوٹ جائیں گے
ہماری یاد آجائے تو ضبطِ غم بھی کر لینا
عزیزوں سے بچھڑنے کا نہ تو دل پر اثر لینا
یہ تیرا فرض ہے کرنا اطاعت اپنے شوہر کی
بہو کہتے ہیں جس کو آبرو ہوتی ہے وہ گھر کی
تو کرنا پیار چھوٹوں سے بڑوں کی قدر بھی کرنا
کہے تجھ کو برا کوئی تو بیٹی صبر بھی کرنا

چلی ہے آج تک پھولوں پہ اب کانٹوں پہ چلنا ہے
تجھے شوہر کے گھر سے یاد رکھ مر کر نکلنا ہے
زمانے کی حسیں رنگیں فضا سے دور رہنا ہے
مصیبت ہو کہ راحت ہو سدا مسرور رہنا ہے
کسی بھی بات پر ضد اپنے شوہر سے نہ تو کرنا
وہ مالک ہے تیرا مشکل میں بھی اس کا تو دم بھرنا
سنبھالے رکھنا اے بیٹی! تو اپنے آپ کی عزت
کہ تیرے ہاتھ میں ہے آج سے ماں باپ کی عزت
تجھے کچھ دے نہیں سکتی یہی بس آن دیتی ہوں
بجائے سونا چاندی کے تجھے قرآن دیتی ہوں
اب اس سے بڑھ کے کوئی ایسی دولت دے نہیں سکتا
زمانے بھر میں اس کی کوئی قیمت دے نہیں سکتا
بلائیں آفتیں ٹل جائیں گی اس کی تلاوت سے
خدا بھر دیتا ہے دامن کو اس کی اپنی رحمت سے
نصیحت اے میری بیٹی! تو اپنے دھیان میں رکھنا
یہ تحفہ قیمتی ہے پردۂ ایمان میں رکھنا
ہمیشہ تو نماز پنج گانہ بھی ادا کرنا
اٹھا کر ہاتھ شوہر کے لیے ہر دم دعا کرنا
ضیائے حسن سے پرنور تیری شمع ارماں ہے
خوشی سے جا پیا کے گھر تیرا مولی نگہباں ہے

یارب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے

یارب دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرمادے جو روح کو تڑپا دے

پھر وادیٔ فاراں کے ہر ذرے کو چمکادے
پھر شوقِ تماشا دے پھر ذوقِ تقاضا دے

محرومِ تماشا کو پھر دیدۂ بینا دے
دیکھا ہے جو کچھ میں نے اوروں کو بھی دکھلادے

بھٹکے ہوئے آہو کو پھر سوئے حرم لے چل
اس شہر کے خوگر کو پھر وسعتِ صحرا دے

پیدا دلِ ویراں میں پھر شورشِ محشر کر
اس محملِ خالی کو پھر شاہدِ لیلی دے

اس دور کی ظلمت میں ہر قلب پریشاں کو
وہ داغِ محبت دے جو چاند کو شرما دے

رفعت میں مقاصد کو ہم دوشِ ثریا کر
خودداریٔ ساحل دے آزادیٔ دریا دے

بے لوث محبت ہو بے باک صداقت ہو
سینوں میں اجالا کر دل صورتِ مینا دے

احساس عنایت کر آثار مصیبت کا
امروز کی شورش میں اندیشۂ فردا دے

میں بلبل نالاں ہوں ایک اجڑے گلستاں کا
تاثیر کا سائل ہوں محتاج کو داتا دے

رب کونین! میرے دل کی دعائیں سن لے

رب کونین! میرے دل کی دعائیں سن لے
میں ہوں بے چین میرے دل کی صدائیں سن لے

شان اعلی ہے تیری مالک و مختار ہے تو
مجھ کو معلوم ہے دنیا کا مددگار ہے تو

میں ہوں محتاج مجھے علم کی دولت دے دے
اپنے انمول خزانے سے یہ نعمت دے دے

میں ہوں کمزور مجھے دولت ایماں دے دے
ناتواں بندے سے بھی دین کی خدمت لے لے

جلوۂ حق سے میرے دل کو فروزاں کردے
نور اسلام کا چہرے پہ منور کردے

رب کونین! میرے دل کی دعائیں سن لے
میں ہوں بے چین میرے دل کی صدائیں سن لے

میں پریشان ہوں سرمایۂ راحت دے دے
اپنے محبوب کی تو سچی محبت دے دے

جس کے صدقے میں دوعالم کو بنایا تونے
میرے محبوب جسے کہکر بلایا تونے

واسطہ اس کا گنہ گار کی بخشش کردے
اپنے اس بندۂ نادل پہ نوازش کردے

میں ایک چھوٹی سی بچی ہوں میرا بچپن سہانا ہے

میں ایک چھوٹی سی بچی ہوں میرا بچپن سہانا ہے
پرندوں کی طرح مجھ کو ابھی تو چہچہانا ہے
ہے تم سے التجا میری ماں مدرسہ مجھ کو جانے دو
ابھی تو پڑھنے لکھنے کی لگن ہے میرے سینے میں
جہالت جس کی قسمت ہو مزہ کیا اس کے جینے میں
ہے تم سے التجا میری ماں مدرسہ مجھ کو جانے دو
مجھے اس بدنصیبی کے اندھیرے سے نکلنا ہے
ابھی تو آدمیت کے حسیں سانچے میں ڈھلنا ہے
ہے تم سے التجا میری ماں مدرسہ مجھ کو جانے دو
مجھے پیسے کی لالچ میں نہ دو سوغات ذلت کی
کسی بھی تنگ دستی کی کہاں میں نے شکایت کی
ہے تم سے التجا میری ماں مدرسہ مجھ کو جانے دو
پھٹے کپڑے پہن کر بھی میں اپنا تن چھپالوں گی
ملے گی روکھی سوکھی روٹیاں خوش ہوکے کھالوں گی
یہ محنت اور مزدوری ابھی مجھ سے نہ کرواؤ
ہے تم سے التجا میری ماں مدرسہ مجھ کو جانے دو
مشینوں کارخانوں سے میرا رشتہ نہ جوڑو تم
میں ایک نازک سی شیشہ ہوں نہ اس شیشے کو توڑو تم
ہے تم سے التجا میری ماں مدرسہ مجھ کو جانے دو

کسی انعام کی خواہش نہ تحفہ چاہئے مجھ کو
خزانہ علم کا پالوں تو کیا چاہئے مجھ کو
ہے تم سے التجا میری ماں مدرسہ مجھ کو جانے دو

میرا جینا میرا مرنا الٰہی تیری خاطر ہو

میرا جینا میرا مرنا الٰہی تیری خاطر ہو
میرا رکنا میرا چلنا الٰہی تیری خاطر ہو
مساجد میں مجالس میں تو ہی تو ہو میرے دل میں
میرا رونا میرا ہنسنا الٰہی تیری خاطر ہو
زمانہ ڈھل رہا ہے مغربی تہذیب میں لیکن
میرا ہر رنگ میں ڈھلنا الٰہی تیری خاطر ہو
تیری منشا میری منزل یہ دل ایک پل نہ ہو غافل
سر میداں میرا گرنا الٰہی تیری خاطر ہو
میرا حاجت روا تو ہے میرا مشکل کشا تو ہے
جفا کرنا وفا کرنا الٰہی تیری خاطر ہو
تیری چاہت کی دعوت میں سر بازار یوں پھرنا
میرا گوشہ نشیں رہنا الٰہی تیری خاطر ہو
وفا کی راہ میں چلتے ہوئے دیوانے ہُدہُد کا
غبارِ راہ کو ملنا الٰہی تیری خاطر ہو

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری

دور دنیا کا میرے دم سے اندھیرا ہوجائے
ہر جگہ میرے چمکنے سے اجالا ہوجائے

ہو میرے دم سے یوں ہی میرے وطن کی زینت
جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت

ہو میرا کام غریبوں کی حمایت کرنا
دردمندوں سے ضعیفوں سے محبت کرنا

میرے اللہ برائی سے بچانا مجھ کو
نیک جو راہ ہو اس رہ پہ چلانا مجھ کو

جہاں علماء حق ہوں گے وہاں پر اور کیا ہوگا

جہاں علماء حق ہوں گے وہاں پر اور کیا ہوگا
خدا کی بات ہوگی اور نبی کا تذکرہ ہوگا

جو بچہ بکریاں دائی حلیمہ کی چراتا ہے
وہی بچہ بڑا ہوکر امام الانبیاء ہوگا

میں ہرگز دودھ میں پانی ملاسکتی نہیں اے ماں
عمر دیکھے یا نہ دیکھے خدا تو دیکھتا ہوگا

محبت کے سجدے

وہ دھوپوں میں تپتی زمینوں پہ سجدے
سفر میں وہ گھوڑوں کی زینوں پہ سجدے
چٹانوں کی اونچی جبینوں پہ سجدے
وہ صحرا بیاباں کے سینوں پہ سجدے

علالت میں سجدے مصیبت میں سجدے
وہ فاقوں میں حاجت میں غربت میں سجدے
وہ جنگ و جدل میں حراست میں سجدے
لگا تیر زخموں کی حالت میں سجدے

وہ غاروں کی وحشت میں پرنور سجدے
وہ خنجر کے سائے میں مسرور سجدے
وہ راتوں میں خلوت سے معمور سجدے
وہ لمبی رکعتوں سے مسحور سجدے

وہ سجدے محافظ مددگار سجدے
غموں کے مقابل عطر دار سجدے
نجات اور بخشش کے سالار سجدے
جھکا سر تو بنتے تھے تلوار سجدے

وہ سجدوں کے شوقین غازی کہاں ہیں
زمیں پوچھتی ہے نمازی کہاں ہے

ہمارے بجھے دل سے بیزار سجدے
خیالوں میں الجھے ہوئے چار سجدے

مصلے ہیں ریشم کے بیمار سجدے
چمکتی دیواروں میں لاچار سجدے

ریاکار سجدے ہیں نادار سجدے
ہیں بے نور بے ذوق مردار سجدے
سروں کے ستم سے ہیں سنگسار سجدے
دلوں کی نحوست سے مسمار سجدے

ہیں مفرور سجدے ہیں مغرور سجدے
ہیں کمزور بے جان معذور سجدے
گناہوں کی چکی میں ہیں چور سجدے
گھسیٹے غلاموں سے مجبور سجدے

کہ سجدوں میں سر ہیں بھٹکتے ہیں سجدے
سراسر سروں پر لٹکتے ہیں سجدے
نگاہِ خضوع میں کھٹکتے ہیں سجدے
دعاؤں سے دامن جھٹکتے ہیں سجدے

وہ سجدوں کے شوقین غازی کہاں ہیں
زمیں پوچھتی ہے نمازی کہاں ہے

چلو آؤ کرتے ہیں توبہ کے سجدے
بہت تشنگی سے توجہ کے سجدے
مسیحا کے آگے مداوا کے سجدے
ندامت سے سرخم شکستہ سے سجدے

رضا والے سجدے وفا والے سجدے
عمل کی طرف رہنما والے سجدے

سراپا ادب التجا والے سجدے
بہت عاجزی سے حیا والے سجدے
نگاہوں کے دربان رودار سجدے
وہ چہرہ کی زہرہ چمک دار سجدے
سراسر بدل دیں جو کردار سجدے
کہ بن جائیں جینے کے اطوار سجدے
خضوع کی قبا میں یقیں والے سجدے
رفع عرش پر ہوں زمیں والے سجدے
لحد کے مکیں ہم نشیں والے سجدے
ہو شافع محشر جبیں والے سجدے
وہ سجدوں کے شوقین غازی کہاں ہیں
زمیں پوچھتی ہے نمازی کہاں ہے

اللہ تعالی کے فضل وکرم سے کتاب مکمل ہوگئی، بارگاہ الٰہی میں سربسجود ہوکر دعا گوہوں کہ وہ بندہ کی خطاؤں اورکوتاہیوں کو معاف کرتے ہوئے اس کتاب کو قبولیت سے نوازے، میرے اور میرے اہل وعیال کے لیے اسے توشۂ آخرت بنائے۔
نیز قارئین سے گزارش ہے کہ اس کتاب میں اگر کوئی غلطی دیکھیں، یا کوئی مفید مشورہ دینا چاہیں تو راقم الحروف کو ضرور مطلع فرمائیں، بندہ آپ کا شکر گزار رہے گا۔

مولانا ومفتی رضوان نسیم قاسمی
فیض پور، عرف گھیورا، روتہٹ نیپال
استاذ فقہ وافتا معہد الدراسات العلیا، پھلواری شریف پٹنہ
انڈین نمبر: 8986305186 نیپالی نمبر: 9809191037

مولانا مفتی رضوان نسیم قاسمی کی علمی کاوشیں

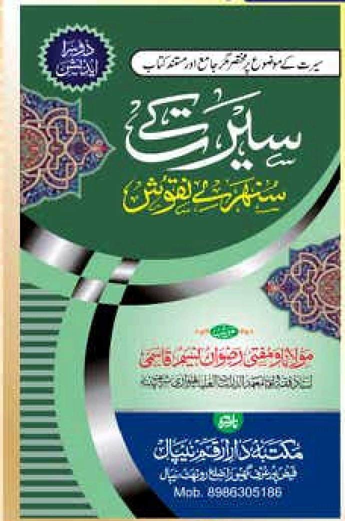

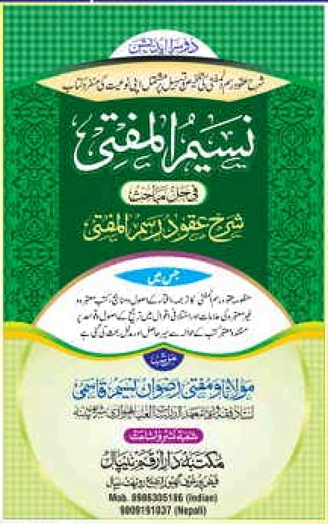

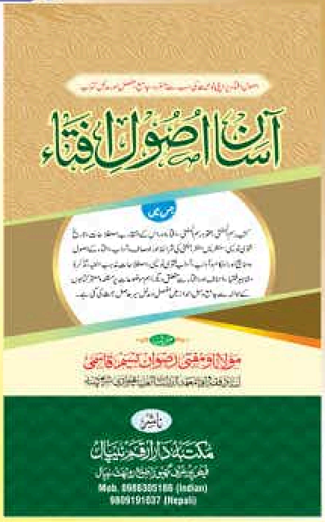

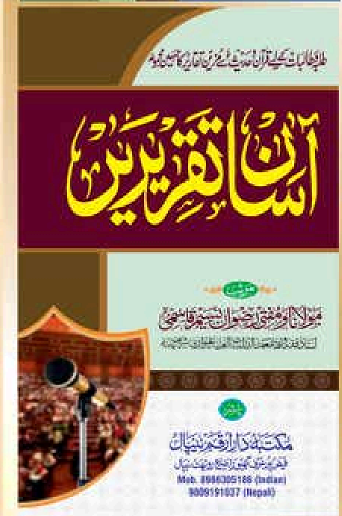

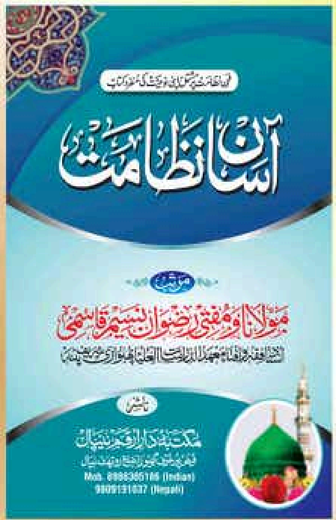

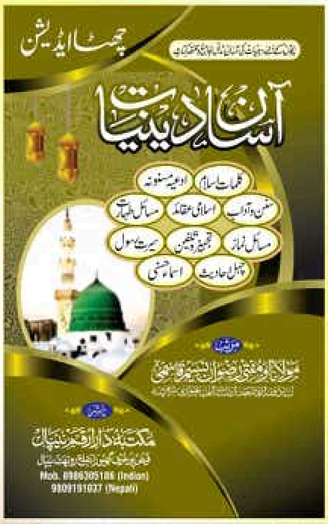

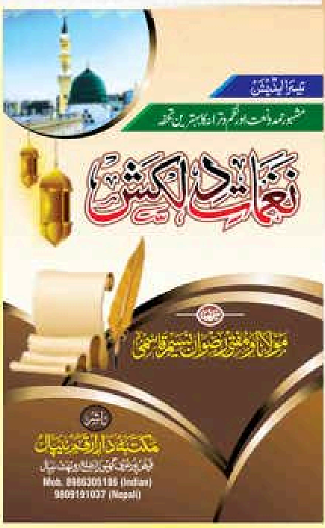

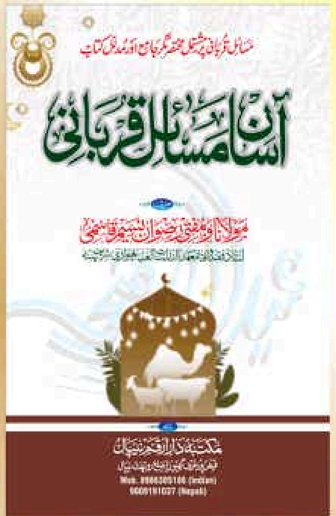

Publisher

₹60/-

MAKTABA DAR-E-ARQAM, NEPAL

Faizpur Urf Gheora, Ishnath Nagar Palika
Ward No.-7, Distt. Rautahat, Nepal
Mob. 8986305186 (Indian) 9809191037 (Nepali)